بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تصوف

اور

خانقاہی نظام کی روشنی

Light of Islami Sufism and Khanquahi System

تصوف و خانقاہی نظام کی ترجمانی معہ [illegible]

2002

پیش کش

محمد امان علی ثاقب صابری و قادری حیدر آبادی

زیر اہتمام

فیضان ولایت ٹرسٹ، عارف نگر مرکز، حیدر آباد

481-8-22 عقب مسجد یک خانہ، پرانی حویلی، حیدر آباد

جملہ حقوق بحق فیضانِ ولایت ٹرسٹ محفوظ

نام کتاب : اسلامی تصوف اور خانقاہی نظام کی روشنی

نوعیت کتاب : تصوف و طریقت کی ترجمانی معہ انگریزی ترجمہ

نام مولف : محمد امان علی ثاقب صابری و قادری

تاریخ اشاعت : ماہ جولائی ۲۰۰۱ء

تعداد اشاعت : پانچ سو

طباعت : اگرو آفیسٹ پریس، نور خاں بازار، حیدر آباد

کمپوزنگ : SAM کمپیوٹرس، متصل عشرت محل، مغل پورہ، حیدر آباد

فون : 4568373 ۔ 040، سیل : 30272 ۔ 98480

قیمت : 50 روپے / چار ڈالر (بیرون ملک)

ملنے کا پتہ

(۱) ثاقب صابری، معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ

مکان 471 ۔ 8 ۔ 22 نزد مسجد یکخانہ، پرانی حویلی، حیدر آباد -2-

فون : 4573471

(۲) خانقاہ صابریہ ہاشمیہ، مسجد عرفان

سرپور کاغذ نگر، ضلع عادل آباد

(۳) خانقاہ صابریہ، عارف نگر، تعلقہ و ضلع میدک

فہرست موضوعات معہ صفحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حقیقت

الحمد للہ علی احسان رب العالمین و رحمتہ اللعالمین!

اس بندہ حقیر کو اک اور تصنیف " اسلامی تصوف اور خانقاہی نظام کی روشنی " پیش کرنے کی سعادت و سرشاری نصیب ہورہی ہے ۔ جو محض اپنے ہادی برحق پیر کامل قطب العرفان حضرت سید خواجہ قطب الدین صاحب ہاشمی علیہ الرحمتہ و الرضوان کا فیضان نسبت ہے ۔ میں اپنی کم علمی اور بے مائیگی کی حالت میں نیز آج کے حال اور ماحول میں قطعاً اس قابل نہ ہوتا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ نذرانہ عقیدت کا مجموعہ اور اولیائے کبار رضی اللہ عنھم کی شان میں احوال و مناقب کے مجموعے طباعت و اشاعت کے ذریعہ پیش کرسکتا ۔ مگر اس کام اور سعادت مندی کی توفیق محض پیر کامل کی نظر کرم اور توجہ کا حاصل ہے ۔ میں اس امر پر ناز کرنے میں حق بجانب رہوں گا کہ سینکڑوں جلیل القدر اولیائے عظام کی شان میں مناقب موزوں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

الحمد للہ اس وقت ان مناقب کے دو مجموعے " عرفان الاولیاء " (مناقب اولیائے عالم) اور " مناقب اولیائے دکن " بشکل مسودہ موجود ہیں ۔ پہلے مسودہ پر جلالتہ العلم حضرت مولانا سید شاہ حبیب اللہ صاحب قادری المعروف حضرت رشید پاشاہ صاحب قادری علیہ الرحمتہ سابق امیر جامعہ نظامیہ و صدر دائرۃ المعارف جامعہ عثمانیہ کی قلمی رائے درج ہے ۔ جس نے میرے حوصلوں کو جلا بخشی ۔

واضح باد کہ طالب علمی کے دوران سے ہی پیر کامل کے دامان نسبت سے

وابستگی پیر بافیض کے ساتھ عقیدت و الفت کی پختگی اور پیر علیہ الرحمۃ کی تعلیم و تربیت اور پند و نصائح نے میری عقیدت مندانہ شاعری کو بال و پر عطا کئے اور تصور شیخ میں گم ہونے اور فیضان حاصل کرنے کا وسیلہ مہیا کیا اور محض اس وسیلے نے ایسی تخلیقات کا فیض بخشا جس پر ناز کرسکوں۔

اولیائے کبار رضی اللہ عنھم بالخصوص غوث اعظمؒ سرکار، غریب نوازؒ سرکار، مخدوم صابر پاکؒ سرکار، سلطان المشائخ محبوب الٰہیؒ سرکار اور حضور بندہ نوازؒ سرکار کی شان میں مناقب نویسی کے دوران سینکڑوں اشعار کی موزونیت اور ترتیب اور معلوماتی نیز وجد آفریں نکات کی آمد محض تصور شیخ کی برکات کے علاوہ کچھ نہیں۔

اسی فیضان کی دوسری صورت میں ایک دہا قبل تصوف کی تعریف و ترجمانی میں بیسیوں اشعار کا موزوں ہونا اور اس کے کئی نکات اور پہلوؤں کا ادراک بھی میرے لیے ایک نعمت بنا۔ تصوف کی اس منظوم ترجمانی کے قدر داں اس وقت کے ایک عظیم دانشور اور معروف شخصیت کے حامل جناب نواب میر اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر و سابق گورنر نے اس کو پسند فرماکر طبع کرانے کا مشورہ عنایت کیا تھا۔ مگر اس وقت ایسا نہ ہوسکا۔ اس دوران خانقاہی نظام کی اہمیت و افادیت پر بھی بیسیوں اشعار پر مشتمل ایک تاریخی ترجمانی منظوم ہوئی۔

تصوف اور خانقاہی نظام کی ترجمان ان نظموں کو حیدرآباد کے دو عظیم دانشور جو اس وقت ہندوستان سے باہر دو عظیم ملکوں میں سکونت پذیر اور قوم و ملت کے معاملات میں فیض رساں ہیں۔ ایک حضرت سید ہاشم علی صاحب اختر سابق وائس چانسلر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی مقیم شکاگو اور حضرت ضیاء الدین شکیب صاحب مقیم لندن نے ملاحظہ فرمایا تو مجھے مشورہ عنایت فرمایا کہ میں ان نظموں کو

انگریزی ترجمہ کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کرادوں تو اس کی افادیت غیر اردو داں طبقے میں بڑھ جائے گی۔۔

امر حقیقت یہی ہے کہ سرور کونین سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اعلان نبوت اور تبلیغ دین کے عہد اول سے آج تک ساری دنیا اور اس کے چپہ چپہ میں دین اسلام کی اشاعت ،اس کا فیضان اور روشنی کا احاطہ بلا شبہ تصوف اور اہل تصوف نیز خانقاہی نظام اور ارباب خانقاہی نظام کی للہی اور متقیانہ اور فقیرانہ اوصاف کا تسلسل اور فیضان اہل عالم پر محیط ہوا ہے ۔جس پر تاریخ عالم شاہد ہے ۔

اسلام کے اس جاندار اور ذی حیات ، اور حیات بخش نظام عبدیت کی منظوم ترجمانی اور اس کا انگریزی ترجمہ اور اس کی طباعت و اشاعت کی توفیق میری شاعرانہ زندگی کے لیے سرمایہ نشاط و ناز ہے ۔اس پیش کش کے سلسلہ میں اپنے بزرگ کرم فرماؤں حضرت شکیب صاحب اور حضرت اختر صاحب نیز حضرت ڈاکٹر میر نجم الدین علی خاں صاحب المعروف حضرت نجمی شاہ ، جو انگریزی ترجمہ کے لیے میرے محسن ہیں ۔نیز محترم المقام شہزادہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ واصل شطاری صاحب کا تعارفی مضمون کے لیے اور محترم ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کے تاثر اور جناب ڈاکٹر مجید بیدار صاحب ، پروفیسر محمد انور الدین صاحب صدر شعبہ اردو حیدرآباد یونیورسٹی اور جناب محمد قمر الدین صاحب صابری صدر مرکز ادب و مکتبہ شاداب کی حوصلہ افزائی اور جناب محمد بشارت علی صاحب کی ہمدردانہ کمپوزنگ اور اگرو پریس کے ارباب کا بھی شکر گزار ہوں ۔۔

واضح باد کہ زیر نظر کتاب کی ترتیب و کمپوزنگ کے بعد مرکزی موضوعات

سے متعلق بعض اہم کتب مطالعہ میں آئیں ۔ ان کی افادیت کے پیش نظر ان کتب متعلقہ سے توضیحی مضامین اخذ کر کے کتاب کے آخر میں حصہ دوم کے طور پر شامل و شریک اشاعت کرنا طے کیا گیا تاکہ ان کی روشنی اور نمایاں ہوسکے ۔ ان میں محترم المقام ڈاکٹر میر نجم الدین علی خاں صاحب المخاطب حضرت نجمی شاہ صاحب کا تصوف سے متعلق وضاحتی مضمون بزبان انگریزی Sufism بھی شریک اشاعت ہے ۔۔

راقم الحروف

محمد امان علی ثاقب صابری و قادری (مصنف)

بسم اللہ ارحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ و محبوبہ

تعارف

(بہ قلم سید احمد قادر جیلانی قادری شطاری واصل خلیفہ حضرت کامل اولیاء قدس سرہ)

ماشاء اللہ! کیا کہنے علامہ ثاقبؔ صابری کی زود گوئی کے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی زمانہ اسقدر زود گوئی ان ہی حضرت کے حصہ میں آئی ہے۔ آپ کی ذات باوجود جو سلسلہ صابری اور قادریہ کے فیوضِ بابرکات سے کما حقہ مستفیض اور بہرہ ور رہی ان محصلہ فیوضات کو اپنے رشحات قلم سے عوام کو بھی بہرہ ور فرمارہی ہے۔ جزاء اللہ تعالی احسن الجزاء فی الدارین۔

علامہ ثاقبؔ قدیم حیدرآبادی تہذیب و شائستگی کا ایک جیتا جاگتا نمونہ ہیں علم مجلس، آداب محفل اور بزرگوں کا احترام تو کوئی ان سے سیکھے۔ علامہ ثاقب اپنی ثقاہت طبع کے سبب حیدرآباد کے علماء، مشائخ اور ثقہ ارباب ادب کی نگاہوں میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اللھم زد فزد مقامہ۔

ہر شاعر کی ایک جدا گانہ شناخت ہوتی ہے، یہ شناخت کہیں بسبب مخصوص انداز کلام کے تو کسی شاعر کی شناخت اسکے مخصوص نقطۂ نظر کے سبب اور کسی شاعر کے رنگ و آہنگ کا اپنا مخصوص انداز شعری اسکو وجہ امتیاز بنادیتا ہے۔ چنانچہ علامہ ثاقبؔ کا ایک الگ انداز ہے جو ان کے تشخص شعری کو نمایاں کرتا ہے۔ علامہ کا یہ انداز شعری ہے کہ وہ اپنی نظموں کے ردیف عموماً نظم کے

عنوان ہی کو رکھتے ہیں ۔ اور جب مدحت نظم کرتے ہیں تو اپنے ممدوح کے نام، عرفیت یا تخلص کو ہی ردیف بنالیتے ہیں اور اس خوبصورتی کے ساتھ کے اگر کوئی اور اس انداز سے نظم کرے تو علامہ ثاقب کے لطافت شعری سے کم ہی ہو گا۔

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور کے مطعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اسقدر زود اردو نویس واقع ہوئے تھے کہ اگر رات میں سونے سے قبل کوئی عنوان ان کے ذہن میں آجاتا تو پھر صبح ان کے تکیہ کے نیچے سے اس عنوان پر انکی تصنیف یا تالیف مکمل حالت میں دستیاب ہو جاتی تھی ۔ کم و بیش علامہ ثاقب کی زود نویسی کا بھی یہی حال ہے ۔ اپنی گوناں مصروفیت کے باوجود پتہ نہیں یہ حضرت تصنیف و تالیف کے لئے کیسے وقت نکال لیتے ہیں ؟ بھلا کوئی دن جاتا ہو گا کہ یہ حضرت گھر سے باہر نہ نکلے ہوں ۔ صبح کسی ایک محفل میں شرکت کی تو دوپہر کسی اور مقام پر شریک جلسہ ہیں ۔ شام اور رات میں تو دو دو ، چار چار محفلوں میں شرکت کر آتے ہیں ۔ یہ شرکت کوئی عام رسمی قسم کی نہیں ہوتی بلکہ یہ حضرت جہاں بھی جاتے ہیں فی البدیہہ کم از کم دس بارہ اشعار تو موقع و محل کے اعتبار سے نظم کر کے ضرور سنا آتے ہیں اور خوب خوب داد پاتے ہیں ۔ گویا اپنے اشعار پر داد پانا اب ان ہی حضرت کا حق رہ گیا ہے ۔ ادام اللہ فیوضہ ۔

علامہ ثاقب ، راقم الحروف سے بے انتہا محبت رکھتے ہیں اور یہ فقیر بھی انکی اتنی ہی قدر کرتا ہے ۔ آج کے اس دور قرب قیامت میں جو نفسا نفسی کا عالم نظر آنے لگا ہے ، ڈھونڈے سے بھی کہیں اخلاص نظر نہیں آتا اور نہ ہی کوئی سچا قدر دان احسان الاماشاء اللہ ۔

علامہ ثاقب کے قدر دانوں نے فرمائش کی کہ اگر ان کی نظموں میں ہر شعر کے

نیچے انگریزی میں ترجمہ کروادیا جائے تو غیر اردو داں ناظرین اور مغربی دنیا (خصوصاً امریکہ و کینیڈا) کے علم دوست اور متلاشیان حق کو اسلام اور اسلامی تصوف کو سمجھنے میں آسانی ہوگی چنانچہ علامہ ثاقب نے دو نظموں میں ہر شعر کے نیچے بزبان انگریزی اس شعر کا ترجمہ بھی چھپوا دیا۔ پہلی نظم "خانقاہی نظام" میں چالیس شعر نظم کئے گئے ہیں اور علامہ ثاقب نے ردیف "خانقاہی نظام خانقاہی نظام" ہی رکھا ہے اور دوسری نظم میں بھی ردیف "تصوف" ہی رکھا ہے۔ گویا عنوان ہی نظموں کے ردیف استعمال ہوئے ہیں۔

علامہ ثاقب ایک پکے سنی اور صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کی بناء پر "شاعر اہلسنت" سے ملقب ہیں آپکے اخلاق نہایت پسندیدہ اور اوقات نہایت اعلی ہونے کے سبب اس دور قحط الرجال میں آپ مغتنمات زمانہ سے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کی عمر دراز فرمائے اور آپ کے کلام کو بطفیل حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم و بطفیل حضور سیدنا غوث آعظم دستگیر رضی اللہ تعالی عنہ، قبولیت نامہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بحق آل طہ ویس۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

راقم سگ درگاہ جیلانی

سید احمد قادر جیلانی قادری شطاری واصل

خلف مولانا سید آعظم میر قادری

(بی اے یل یل بی علیگ وکیل درجہ اول عدالت العالیہ عثمانیہ)

بتاریخ ۱۷۔ جمادی الاول ۱۴۲۲ھ

۹۔ اگسٹ ۲۰۰۱ روز پنجشنبہ

ایک تاثر

(از حضرت العلامہ ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی)

اسلام میں خانقاہی نظام کے دوسرے معنی شریعت مصطفوی کی سراسر پابندی اس کی تشریح و تفہیم ہے با الفاظ دیگر تصوف وہ بھی اسلامی تصوف کا اعلان ہے اور اسلامی تصوف بجز شریعت طریقت حقیقت اور معرفت سے جدا نہیں ، اس باب میں قرون اولی سے لیکر عصر حاضر تک مختلف پہلوؤں و طریق سے جس میں منفی و مثبت، فلسفیانہ اور مذہبی نقطہ نظر سے بحثیں ہوتی رہیں اور ہوتی رہیں گی تاہم یہ بات طے ہے کہ اولیاء اللہ ، دین صحیح کی خدمت میں مصروف و منہمک رہے اور رہیں گے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ العلماء ورثۃ الانبیاء (علماء انبیاء کے وارث ہیں) اور صوفیہ کہتے ہیں علم الوراثۃ دین میں فہم و بصیرت کا نام ہے ۔ اسی کو قرآن مجید میں حکمت سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ یوتی الحکمتہ من یشاء ومن یوت الحکمتہ فقد اوتی خیر اکثیرا ومامذ کرالا اولوالا لعاب (وہ جس کو چاہتا ہے حکمت بخشتا ہے اور جسے حکمت ملی اسے خیر کثیر کا خزانہ ملا مگر یاد دہانی وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں) البقرہ ۲۷ ، چنانچہ خانقاہی نظام کی اساس ہی دین محمدی ہے زیر نظر کتاب " اسلامی تصوف اور خانقاہی نظام کی روشنی " گویا ابتداء تا ایندم ایک سوط مرتب تاریخ تصوف ہے جیسا کہ عام طور پر یہ بات سبھی کے علم میں ہے کہ "صوفی ازم" کا آغاز داعی اسلام نبی آخرالزماں رسول اللہ سے ہوتا ہے ۔ تابعین و تبع تابعین ہی کے زاں بعد صحابہ تابعین تبع تابعین نیز ابو عبد اللہ تستیری المتوفی ۲۷۳

ابوحفص عمر بن سلمتہ الحمداد المتوفی ۲۶۵ سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی المتوفی ۲۹۷ ، ابواسحاق ابراھیم داود درقی المتوفی ۳۲۶ ، کے ساتھ ساتھ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم المتوفی ۵۹۱ کے ارشادات کی روشنی میں مشہور حدیث احسان کی بنیادی اہمیت کے مدنظر اسلامی تصوف کے تمام نشیب و فراز کی تفصیل کا احاطہ اس کتاب میں مل جائے گا ۔ اس کتاب کے مصنف ، شاعر جناب محمد امان علی ثاقب صابری قادری حیدرآبادی صاحب ایک راسخ العقیدہ ، محبت و مودت رسول انام و اہلبیت اطہار و صحابہ کرام و اولیاء عظام سے سرشار مخلص بے لوث اور نہایت متواضع انسان ہیں ۔ موصوف کی شخصیت حیدرآبادی علمی ادبی مذہبی دنیا کے لیے محتاج تعارف نہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اس جان پہچان کا دائرہ ہندوستان اور ہندوستان سے باہر بھی اپنا اثر و نفوذ رکھتا ہے ۔ جناب نے اپنی یکسوئی مکمل توجہ و دلچسپی سے اب تک کئی ایک کارنامے انجام دیدیئے ہیں جن میں بطور خاص شان رحمت (گلدستہ نعت رسولؐ) شان غوث الوریٰؒ ، شان ہند الولیؒ ، شان غریب نوازؒ ، شان بندہ نوازؒ ، شان محبوب الٰہیؒ وغیرہ ان کتابوں کا اختصاص یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری نظم میں ہیں اور کچھ نثر میں بھی گویا ثاقب صاحب کی زود نویسی ہی نہیں زود گوئی کے بھی چرچے چار دانگ عالم میں ہیں اور اب یہ متذکرہ کتاب ادب کے ایک طالب علم ہونے کے ناطے میں نے اس کتاب کے کچھ حصے دیکھے جس سے یقیناً اسلام میں خانقاہی نظام کی تفصیل کا ایک شاندار ماضی نگاہوں میں گھوم جاتا ہے ۔ شاعر موصوف نے اس کی تسوید میں جس احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے وہ دیدنی ہے مری مراد نفس مضمون سے ہے تصوف کی بابت گفتگو یا اس کے مختلف مراحل پر جواز و عدم جواز سے دامن

بچاتے ہوئے ثاقب صاحب نے محض اولیاء اللہ صوفیا کرام کے احوال و آثار سے متعلق اپنی کاوشوں کو محدود رکھا۔ انہوں نے تصوف یا خانقاہی نظام کو بلا کسی پس و پیش رسول اکرم خلفائے راشدین نیز صحابہ ائمہ سے مربوط کرتے ہوئے بہت ہی رواں سہل اور دلچسپ انداز سے تفصیلات کو نظم کردیا، اس تسلسل و تواتر میں کہیں بھی "خط فاصل" نہیں ملتا۔ اس کتاب میں ثاقب صاحب نے ایک طرح سے تصوف کی حقیقت کو واضح کیا ہے جیسا کہ امام قشیری الرسالۃ القشریہ کے باب تصوف میں خود اپنی سند سے سب سے پہلے یہ قول نقل کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ "ہر بلند اخلاق سے آراستگی اور ہر پست اخلاق سے پاکی و صفائی ہی حقیقی تصوف ہے"۔ دراصل ثاقب صاحب کی اس کتاب سے تصوف کے سبھی خانوادوں جمیع سلاسل ان کے شیوخ کے حالات و واقعات کا بیک نظر مطالعہ ممکن ہے گویا یہ اولیاء اللہ کا تذکرہ ہے اور ولی کی تعریف و توصیف سے کون واقف نہیں ابن عربی نے کہا، ولی کے معنی محبت کرنے والے اطاعت گزار کے ہیں موالات، معادات کی ضد ہے اور ولی عدو کی ضد ہے اللہ ولی الذین امنوا کے معنی بیان کرتے ہوئے ابو اسحاق نے کہا، اللہ مومنوں کا ولی ہے ان کی طرف سے دشمنی کو جواب دیتے ہیں ان کو ہدایت دیتے ہیں اور ان کے لیے دلیل قائم کرتے ہیں اس لیے اللہ ایمان کی زیادتی کے ساتھ ہدایت میں بھی اضافہ فرماتا ہے۔ اور اہل تصوف اولیاء ہی کی تعریف میں آتے ہیں۔ سورہ یونس کی آیتیں اس کی کھلی دلیل ہیں۔ الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علھیم و لاھیم یخرنون الذین امنوا و کانو ایتقون۔ لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ لا تبدیل لکلمات اللّٰہ ذلک ھو الفوز العظیم (یونس)۔

عبارت مختصر ! جناب محمد امان علی ثاقب صابری و نظامی قادری قابل صد مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو روبہ کار لاتے ہوئے ایک ایسا کام انجام دیا جس کی بازگشت صدیوں سے سنی جارہی تھی اور مستقبل میں بھی اس کی گونج سے مذہبی اقدار، ثواب دارین کا موجب بنیں گے اس کتاب کی ایک ندرت یہ بھی ہے کہ موجودہ دور میں اردو زبان ادب سے نئی نسل کی بے توجہی یا اغماز اور انگریزی زبان و ادب سے رغبت و شفقت نے اسے دینی اعمال و افعال صحیحہ سے دور کردیا یا پھر وہ عمل کے معاملات میں گریز پا ہوگئے مزید دہریت، اور دین داری کے غلبہ نے اسے کہیں کا نہ رکھا ایسے میں ثاقب صاحب نے اس پوری تاریخ اسلامی (تصوف) کو نہ صرف نظم کے سانچے میں ڈھالا بلکہ اسے انگریزی کے ترجمہ سے بھی مزین کردیا جو یقیناً ہماری نئی نسل کی معلومات میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ پذیرائی ہوگی کیوں کہ نظم بمقابل نثر کے اثر آفریں ہوتی ہے جب کہ اس کا انگریزی ترجمہ بھی محاذی ہو، ایک آخری بات اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت اس کی عطا کی ہوئی شریعت محمدیہ ہے اور پھر اسوہ حسنہ کی دولت یعنی طریقت ہے جو حقیقت سے آگاہ و باخبر کرتی ہے تاکہ معرفت الہی اس کی عطا و بخشش سے بہرور ہوں کذلک نجزی من شکر (ایسا ہی صلہ ہم دیا کرتے ہیں ان کو جو شکر گزار رہتے ہیں)۔

ڈاکٹر عقیل ہاشمی
سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی

Impressions

Hazrath Junaid Baghdadi legislated sufism. No body before him had done that. Although The Prophet Muhammad (B.P.U.H) was sent by Allah to read Aayaat, to clean the people and to teach them knowlege of Quran and Hikmat. But what is Hikmat. It is the knowlege of existing and non-existing things (Adam and Wajud) which was given to Aadam by Allah so as to make him superior by Angels. Still before when Aadam was in creation ie (in Aab-wa-gil) Hazrath Muhammed (B.P.U.H) was a prophet. When the soul entered the body of Aadam and his eyes got opened he saw some thing written on the empyrean and it was " La Ilaha illal la muhammad ur - rasool ullah." This kalima Tayyaba, contains some truths and facts and to know the knowledge contained in it is called Hikmat. The companions, Tabayeen etc did not dare to change the word Hikmat nor framed rules and regulatious of that knowledge; yet Junaid Baghdadi named this knowledge as sufism and by legislation framed certain rules and practices.

Time passed on, people began to learn this knowledge and to impart it to others. For this they needed khanqahs. The preachers compelled the learners to stay in their monastries, learn and practice them.

Mr. Aman Ali Saqib by his fortune has been born in twentieth century A-D, when the knowledge of sufism by many incorrect things had been blended and the present knowledge of sufism is inaccurate . Moreover the people who assert their authority also do not know the correct knowledge. Due to this, many illeterate poople, now a days, in their disguise dress have sprung up as spiritual guides and by thier acts and knowledge have spotted sufism.

Mr. Saqib in his work has not mentioned about the knowlege of sufism nor about the khanqahi (monastry) system yet he had mentioned about the great imonastries of the past and present and about those people who had full and accurate knowledge of sufism. This he learnt under the guidance of his pir (Spiritual giude). In a verified form he has putin all his knowledge so that the readers may be benefitted by it. Thus his efforts are to be appreciated and I expect that the readers would also get a basic knowledge about the sufi people and their monastries.

With best wishes

Dr. Najmuddin
M.A. B.Ed. Ph.D.

اسلامی تصوف اور اہل تصوف کا منظوم تعارف

شریعت کا اک گلستاں ہے تصوف
طریقت کا حسن نہاں ہے تصوف

Tasawwaf is a flower garden of shari at; It is an innate beauty of Tariqat

رہ بندگی میں ضیا ہے اسی کی
رہ عشق کا کہکشاں ہے تصوف

In a life of obedience it is a guiding ligth; In the way of love its is a galaxy

خدا کی مشیت کا ہمراز صوفی
یہہ اسرار کا راز داں ہے تصوف

A sufi is an intimate of Allah's will; It is a confident friend of mysteries

یہہ رہتا ہے سالک کے قلب و نظر میں
کہ یاران رب کی زبان ہے تصوف

It lives in the heart and sight of a sufi; It is a tongue of diety's friends

یہہ اعزاز اعلی ہے عشق و وفا کو
مشیت کا اک ارمغاں ہے تصوف

It is an high honour to love and faithfuls; It is a souvenir of Allah's decree

سرور حیات ابد بانٹتا ہے
محبت کا پیر مغاں ہے تصوف

It spreads the joy of eternity; It is a tavern keeper of love

It stops from oxcess and minimizing; It is a watchman for characters

یہہ افراط و تفریط سے روکتا ہے
یہہ اخلاق کا پاسباں ہے تصوف

The faith of a causes of causes takes root in the heart; It is a symbol of willingners of Allah.

مسبب کا ایقاں سماتا ہے دل میں
رضائے خدا کا نشاں ہے تصوف

It makes the being pure heart; it is a watchman of piety.

بناتا ہے انسان کو پاک باطن
یہہ تقویٰ کا اک نگہباں ہے تصوف

It does not look up at un-related to Allah because it it-self is envious of Allah.

نظر غیر پر اس کی جاتی نہیں ہے
کہ خود رشک حسن جناں ہے تصوف

Where the other than Allah could not pass Tasawwuf has such an orbit.

جہاں ماسوا کا نہ کوئی گذر ہو
جہاں میں اک ایسا جہاں ہے تصوف

It gives respect to a sufi at every place; It is a secret keeper of saintliness.

یہ ممتاز کرتا ہے صوفی کو ہر جا
ولایت کا اک راز داں ہے تصوف

خدا اور بندہ کا ربط خصوصی
رسالت کا اک ترجماں ہے تصوف

Special connexion of Allah and his creature; Tasawwuf is an interpreter of prophet-hood.

جہاں شادمانی رب جلوہ گر ہے
یہ رحمت کا اک سائباں ہے تصوف

Whereever diety is present there is rejoice this is a housetop shed of blessings.

خدا تک پہونچنے کے رستے تو ہیں اور
مگر اک رہِ کامراں ہے تصوف

There are many ways to lead at Allah but Tasawwuf is a way of success.

جو خاشاک حرص و ہوس کو بہادے
ریاضت کا سیل رواں ہے تصوف

Which may extinguish greediness and lust; Tasaw-wuf opens mystic austerity.

ریاضت کی چھلنی میں چھن کر جو چمکے
وہی سرمۂ چشم جاں ہے تصوف

After the imystic exercises who comes out successful Tasawwuf is such to be honoured and to be keep before sight

دُر آبدارِ سعادت ہیں جس میں
وہ اک بحر پر بیکراں ہے تصوف

The true pearls of obedience are in which it is Tasawwuf which is an ocean un-bounded.

It purifies the heart and is a life for purification of life.

صفا بناتا ہے آئینہ دل
یہ روشن ضمیری کی جاں ہے تصوف

Knows that every person is a creature of Allah, Tasawwuf spreads monotheism.

عیاں خدا جانتا ہے ہر اک کو
یہ توحید کا ضو فشاں ہے تصوف

In which the lover and beloved are untied Tasawwuf is such a caravan of love.

محبؐ اور محبوب ہوں جس میں شامل
محبت کا وہ کارواں ہے تصوف

It is a light for the way of those who are attached to Him. Tasawwuf is a ray of lovers heart.

ضیائے رہ واصلاں ہے تصوف
شعاع دل عاشقاں ہے تصوف

It is a union or gathering of Qawwalis and a rejoice of Poets heart.

یہ سب بزم قوالیوں کا ہے موضوع
سرور دل شاعراں ہے تصوف

One who gathers good characters Tasawwuf is determination and watchman.

عمل دوش پر جس کے بڑھتا ہے آگے
عزیمت کا وہ نگہباں ہے تصوف

یقین اور ایماں کی منزل میں رہ کر
عزا دار وہم و گماں ہے تصوف

For living in belief and certainity tasawuf is a mourner for doubts and superstition; Tasawwuf leaves off doubt and superstition.

بٹھاتا ہے بندہ کو مولا کے در پر
حقیقت کا وہ نغمہ خواں ہے تصوف

It makes the obedient to sit on the door of Almighty. It is a singer of realities melody.

میں کہتا ہوں آئینہ دل میں دیکھو
وہ جب پوچھتے ہیں کہاں ہے تصوف

I ask to look into the mirror of your heart when they ask where is Tasawwuf.

کوئی قدر داں ہو تو سمجھائیں اس کو
حقیقت میں گنج نہاں ہے تصوف

It is useful to make him clear who knows the worth of it. In reality it is a hidden (concealed) treasure.

سرور حیات ابد جس کا حاصل
در منزل جاوداں ہے تصوف

The reasult would be joy of eternity and tasawwuf is an everlasting stage.

جہاں حسن ایمان کی روشنی ہے
عقیدت کا وہ خانماں ہے تصوف

Where there is a light of belief Tasawwuf is a firm belief.

جہاں ذات واحد کی جلوہ گری ہے
چراغ رہ لا مکاں ہے تصوف

Where there is manifestation of Almighty tasawwuf is a candle for the way of omnipresent.

کمالات یزداں کا اک آئینہ ہے
وہی محرم کن فکاں ہے تصوف

It is a mirror of perfection of Allah. It is the secret holder of become and becoming immediately.

صف اولیاء جگمگاتی ہے جس سے
وہ اک طرہ کاملاں ہے تصوف

The row of saints shines by which tasawwuf is such a complete crist.

سنوارے جو ظاہر کو وہ ہے شریعت
صفائی باطن کی جاں ہے تصوف

That which sets right the outward condition is shariat, and which cause the innate is Tasawwuf.

سبھی بحر و بر اس کی تسخیر میں ہیں
یہی محرم لا مکاں ہے تصوف

All the land and oceans are in its control. Tasawwuf is so intimate from omnipresent.

رضائے خدا کے لیے سر خمیدہ
نہ فریاد ہے نافغاں ہے تصوف

For obedience of Allah head is bent; neither their is complaint nor lamenation is tasawwuf.

سقف علم ہے اور عمل اس کی دیوار
یہ علم و عمل کا مکاں ہے تصوف

Ceiling or roof is knowledge and action is its wall hence it is a roof of knowledge and action.

ادھر سب میں شامل ادھر حق سے واصل
رضائے خدا بے گماں ہے تصوف

Here it is included in all and at the other side it is joined by Allah. Tasawwuf is obedience without any doubt.

جہاں عشق احمد کا ملتا ہے سودا
یہی بے درم کی دکاں ہے تصوف

Where love of Ahmed is available; Tasawwuf is a place where nothing is to be paid.

لگاتا ہے رگ رگ میں الفت کی آتش
دل و درد کی داستاں ہے تصوف

It burns the fire of love in every vein, Tasawwuf is a legend of heart and its pain.

جلا کر وہ انساں کو کرتا ہے روشن
محبت کا سوز نہاں ہے تصوف

It brightens the person after burning him, Tasawwuf is a depth of feeling the innate love.

قیامت تلک جو رہے جگمگاتا
وہی پیکر ضو فشاں ہے تصوف

Till the Day of Resurrection which remains shining, Tasawwuf is the same lustrous shedding light .

جہاں جلوہ حق کی ملتی ہے صحبت
درون دل صوفیاں ہے تصوف

Where the company of Allah is received it is in the heart of sufis.

جلا و ضیائے دلِ مومناں ہے
علاج دلِ فاسقاں ہے تصوف

brightness and shining is in the heart of momins; Tasawwuf is a treatment for the heart of sinners.

محبت کے پانی سے دھوتا ہے اس کو
گنہگار پر مہرباں ہے تصوف

It washes with the water of love and is kind on sinners.

جہاں گرمی حشر سے سب ہوں حیراں
وہاں کا حسیں سائباں ہے تصوف

Where the people would be confused by the heat of the Day of Resurrection there tasawwuf would form a shade.

جو رہتا ہے حق کی مشیت پہ راضی
وہ اک سائل بے زباں ہے تصوف

One who agrees with the decree of Allah tasawwuf is speechless applicant.

جو محتاج کو بھی غنی کر کے رکھے
عجب دولت بے کساں ہے تصوف

That which would make rich to a pauper Tasawwuf is so wonderful a wealth.

It is neither a lover of universe nor greedy of wealth it appreciates only piety.	وہ دنیا کا عاشق نہ دولت کا طالب وہ تقویٰ کا بس قدر داں ہے تصوف
It is a manifestation of the propehet and his companions and an agent.	نبی ﷺ اور صحابہ کا جلوہ نما ہے نیابت کا بارگراں ہے تصوف
It has received the skert of Noor - e - Zehra and till now it is shining	ملا ہے اسے نور زہرا کا دامن ابھی تک بھی یوں ضو فشاں ہے تصوف
It is the ray of Risalat and saintliners; Tasawwuf is a caravan of miracles.	رسالت کی تنویر حسن ولایت کرامات کا کارواں ہے تصوف
Tasawwuf is an interpreter of Abubakar, Omer, Osman and Hyder.	ابوبکرؓ و فاروقؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ ان اصحاب کا ترجماں ہے تصوف
By Abu Bakar who was a vecegerent it is flowing like a river.	ابوبکرؓ صدیق نائب نبی ﷺ سے بشکل ایک دریا رواں ہے تصوف۔

ہوئی نیل محکوم فاروقؓ اعظم
وہ اس راز کا راز داں ہے تصوف

The river Nile was controlled by Farooque Azam and Tasawwuf is a secret agent of this secret.

بنا دست سرکار ﷺ جب دست عثمانؓ
اسی شان کا نغمہ خواں ہے تصوف

When the prophet's hand became a hand of Osman tasawwuf is a melody of that dignity.

وہ خیبر کا در جس سے لرزاں ہوا ہے
وہی دست قدرت نشاں ہے تصوف

By which the door of khaibar was trembling it is same providence tasawwuf.

حسینؓ و حسنؓ دو شعاع رسالت
ان انوار کا ضوفشاں ہے تصوف

Hussain and Hasan were two rays of Risalat and Tasawwuf is a shining light of these rays.

وہ اوصاف اصحاب صفہ کو دیکھو
کہ اک پر تو کاملان ہے تصوف

Look at hte chracteristic of safa people . On each and every one tasawwuf has its influence.

جہاں عشق خود ناز کرتا ہے ان پر
بلال حبشؓ کا مکاں ہے تصوف

Where love feels pride on them it is the house of Bilal Abysinian which had tasawwuf.

It had learnt honour and respect by Anas hence Tasawwuf is worthy.	وہ تعظیم آثار سیکھا انسؓ سے اسی واسطے قدر داں ہے تصوف
Look at Abdur Rehman b Auf where a pomp of lovers is.	ادھر دیکھیے عبدالرحمٰن بن عوف وہاں شوکت عاشقاں ہے تصوف
Owais broke away his teeth what a wonder is tasawwuf.	اویسؓ اپنے دندان تڑواہی ڈالے عجب عشق کی داستاں ہے تصوف
The thing which made khalid a sword of Almighty it is Tasawwuf.	بنایا ہے خالدؓ کو جو سیف یزداں رخ عظمت جاوداں ہے تصوف
It gave a honourable place to Rabia what a surprise is Tasawwuf.	مقام مکرم دیا رابعہؒ کو عجب رشک تاج شہاں ہے تصوف
Look at Ibn Adham who left his kingdom for Tasawwuf.	ذرا ابن ادہمؒ کی ہستی کو دیکھو وہ شاہی کہاں تھی کہاں ہے تصوف

نظر ڈالیے شان بصری حسنؓ پر
وہاں حسن نور دلان ہے تصوف

Have a glance over the honour of Hasan Basari where the Tasawwuf has created a light (Noor).

ادھر دیکھیے شان نعمان ثابت
کہ سرمایہ کاملاں ہے تصوف

Glance at the honour of Luqman who has treasure of Tasawwuf.

جنید مکرمؒ کی عظمت کو دیکھو
یہاں بن کے عظمت نشان ہے تصوف

view at the honour of Junaid who by his Tasawwuf has attained such respect.

رہا ہے وہ بہلولؒ دانا کا ساتھی
حسیں عظمت عارفاں ہے تصوف

He was a companion of BehlulDana and got greatness of Arifs by Tasawwuf.

عیاں ہوگئے جس سے سارے مسائل
غزالیؒ کی فکر نہاں ہے تصوف

All the problems were disclosed by which was the thinking power of ghazali.

کہیں ابن عربی ، رفاعی کو دیکھو
کرامات میں ضوفشاں ہے تصوف

What Ibn Arabi has gifted to Rifai it is the miracle of Tasawwuf.

Where a person feels proud at his skin flay thus tasawwuf respects the will of Allah.	کہیں کھال کھنچوا کے ہوتا ہے نازاں مشیت کا یوں قدر داں ہے تصوف
The elder scholars bow their head before tasawwuf for it is the secret holder of knowledge.	بڑے مولوی بھی جھکاتے ہیں سر کو معارف کا وہ راز داں ہے تصوف
Somewhere proclamation of Khaja - e - Khajgan - wherever is Ghous- e - Azam there is tasawwuf.	کہیں خواجہ خواجگانؒ کا منادی جہاں غوث اعظمؒ وہاں ہے تصوف
Khizr had not recognised them it is the legend of Ghous - e - Azam.	خضرؑ بھی نہ پہچان پائے ہیں ان کو شہ غوثؒ کی داستاں ہے تصوف
Who had revived or restored the death bodies of long years, tasawwuf is that healing ointment of time and place.	جلائے ہیں مروے برسہا برس کے مسیح زمان و مکاں ہے تصوف
In tasawwuf the bodies of Misal meet togeather thus it is an ocean of knowledge.	تصوف سے ملتے ہیں جسم مثالی معارف کا بحر رواں ہے تصوف

ادھر دیکھئے غوث اعظمؒ کے پرچم
فضا میں بشکل نشاں ہے تصوف

Look at the flag of Ghous - e - Azam which is spread in expause by tasawwuf.

کھڑاوں کا اور سحر کا جو چرچا
ابھی تک بھی ورد زباں ہے تصوف

It is a popularity of sandals and magic it is still on tip of tongue of the people.

وہ یا دانا ساگر آتی ہے ہر دم
لب خواجہ خواجگان ہے تصوف

I remember every time Anna sagar. Tasawwuf is on the lips of Khaja - e - Khajgan.

کہیں جامی ، حافظ و سعدی کی صورت
کہیں رومی بازباں ہے تصوف

Every where you would find tasawwuf in the face of jami, Hafiz or saadi and some where in Rumi is tasawwuf present.

کہیں نقشبندی ، سہروردی جلوے
ولایت کا اک کارواں ہے تصوف

Some where Naqshbandi and some where suherwardi sight, Tasawwuf is caravan of saintliness.

ہے لاہور کی سرزمیں جس سے روشن
وہاں گنج بخش جہاں ہے تصوف

The Land of Lahore is bright by it; Gunj Baksh is there, where tasawwuf is.

سمندر کی گہرائی ہے جس کے تابع
اسی شاذلیؒ میں نہاں ہے تصوف

The depth of ocean is obedient to whom, tasawwuf is concealed in shazli.

کوئی التمش کی نگاہوں سے پوچھے
بشکل قطبؒ مہرباں ہے تصوف

Somebody may ask the sight of Altumash; Tasawwuf is exposed by the face of Qutb.

وہ دہلی بھی ہے گنج بخش سعادت
یہاں شکل سیل رواں ہے تصوف

It is Delhi and Gunj - e - Bakhsh, every where tasawwuf is fleeting.

وہ اک صورت خلد ہے خلد آباد
بشکل قمر ضوفشاں ہے تصوف

Khuldabad is a form of heaven. Tasawwuf in the form of full moon is showering light over it.

جو احمد کی نسبت سے ہے احمد آباد
ز داتار گوہر فشاں ہے تصوف

Ahmedabad is related to the name of Ahmed; By Datar tasawwuf is raining pearls.

منور کو دی زندگی ہفت صد سال
الہ آباد میں یوں عیاں ہے تصوف

Munawwar got a life of seven hundred years thus tasawwuf in Allahabad has been exposed like this.

He who burnt kalyer to purify it, is Maqhdoom sabir's tasawwuf.	جلا کر کیا پاک کلیر کو جس نے وہ مخدومؒ صابر کی شاں ہے تصوف
He who prayed over his corpse is Banda Nawaz that is Tasawwuf.	پڑھائی نماز اپنے لاشے کی خودجو وہ بندہ کا حق تک رساں ہے تصوف
When he said there is no wife of Almighty, The wife instantly got burnt.	کہا جب ، خدا کی کہاں زوج کوئی جلی زوج ، ایسی زباں ہے تصوف
Pride of heart has brought down fall of the sovereignty tasawwuf is such an interpreter of the desire of Almighty.	غرور دل بادشاہت کو توڑا مشیت کا یوں ترجماں ہے تصوف
There the wealth of ruler is deprived of bounty, here tasawwuf is bountiful to all.	ادھر دولت شاہ محروم فیضاں ادھر فیض بخش جہاں ہے تصوف
The husk which was cleared by forty camels the dignity of that alms house was tasawwuf.	جو چالیس اونٹوں پہ اٹھتے تھے چھلکے اسی شان لنگر کی جاں ہے تصوف

Look at the house whom Allah loved, it is a comfort for thousands of people.	ذرا حق کے محبوب کے در کو دیکھو ہزاروں کا آرام جاں ہے تصوف
I sacrifice over Farid, Nizam and Sabir. They are the lustres of India.	فریدؒ و نظامؒ اور صابرؒ کے صدقے یہ انوار ہندوستاں ہے تصوف
A cruel enemy was put to flight from multan due to the tasawwuf of Farid.	بھگایا ہے اک تیر ظالم عدو کو بہ ملتاں فریدؒ زماں ہے تصوف
Look Shaikh Ahmed Mujaddad at this side who is the soul of all activities.	ادھر دیکھیے شیخ احمدؒ مجدد وہ سب کارناموں کی جاں ہے تصوف
Who would forget sufi sarmad who is the life of every drop of blood	تمہیں کون بھولے گا صوفی سرمدؒ ہر اک قطرہ خوں کی جاں ہے تصوف
Somebody may ask Aurangzib that tasawwuf is a comfort of eternal.	کوئی شاہ اورنگ سے پوچھ لینا ابد تک کا آرام جاں ہے تصوف

It is the light of heart of Abdul Haq and a dialect of iqbal.	دل عبدحق کی یہی روشنی ہے کہ اقبالؔ کی بھی زباں ہے تصوف
Some where is Abdul Quddus and Ahmed Raza and some where Anwarullah khan.	کہیں عبد قدوسؒ و احمد رضاؒ ہے کہیں انوار اللہ خاںؒ ہے تصوف
Anybody may go and see Tajabad it is between miracles of tasawwuf.	کوئی تاج آباد جاکر تو دیکھے کرامات کے درمیاں ہے تصوف
Gulberga on whom heaven has been scattered the same from of shrine is Tasawwuf.	وہ گلبرگ جنت نچھاور ہیں جس پر وہی صورت آستاں ہے تصوف
At some place award of kindness and at other tasawwuf is a jewel of chishtis.	کہیں شان بندہ نوازی کی خلعت کہیں جو ہر چشتیاں ہے تصوف
At nagore is favour of Qader vali and here tasawwuf is a wealth of pilgrims.	وہ ناگور میں فیض قادر ولیؒ ہے یہاں دولت زائراں ہے تصوف

ردولی و گنگوہ کی شان دیکھو
یہاں دولت عارفاں ہے تصوف

Look at the dignity of Adoni and gangwa, here is the wealth of mystic people.

ہزاروں ولی مصطفیٰ باد میں ہیں
یہ اخیار کا گلستاں ہے تصوف

Thousand of saints are in Mustafabad it is a garden of virtuous people.

ورنگل ہو ، بیدر ہو یا رحمت آباد
یہاں اک صف کارواں ہے تصوف

It may be either warangal or Bidar or Rahmatbad there is a row of caravan of tasawwuf.

وہ کرنول اور بالکنڈہ کا گلشن
یہاں ہر طرف گل فشاں ہے تصوف

The garden of kernool and Balconda, here tasawwuf is at all sides.

یہ مرکز ہے فیضان کا حیدرآباد
یہاں رونق بوستاں ہے تصوف

Hyderabad is a centre of favour, here is a flourishing state of the orchard of tasawwuf.

پہاڑی کو اور نامپلی کو دیکھو
یہاں مقصد سائلاں ہے تصوف

Look at Pahadi and Nampally here the petitioners get their purpose sanctioned.

پہاڑی پہ ہیں وہ سہروردی باباؒ
حسیں ان کا وہ آستاں ہے تصوف

At Pahadi is suher wardi Baba which is attractive for all.

یہاں قادری اور چشتی چمن ہیں
یہاں عشق کا باغباں ہے تصوف

Here at Qadri and at Chisti chaman is a gardner of love.

یہ جامعہ نظامیہ ہے ایک مرکز
یہاں دولت درفشاں ہے تصوف

This Jamia Nizamia is a centre where tasawwuf speaks eloquently.

جہانگیرؒ پیراں کی چوکھٹ کو دیکھو
عجب حیرت عاقلاں ہے تصوف

Look at the frame of Jehangir peran; The knowledged people are astonished at it.

اگر دیکھنا ہو جو شان جمالی
وہ عارف نگر میں عیاں ہے تصوف

If ye desire to see the dignity of divine mercy it is evident at Arifnagar.

کسی مصلحت کا نہیں ہے جو پابند
صداقت کا آب رواں ہے تصوف

Whoever is not bound down of any farseeing, tasawwuf is a flowing water of that truth.

One who keeps the object in his sight, Tasawwuf benefits him.	مرادوں کے ساحل پہ جس کی نظر ہے رسائی کا وہ بادباں ہے تصوف
To turn towards the desire of Allah tasawwuf is a rein of heart and soul.	رضائے خدا کی طرف موڑنے کو دل و روح کی اک عناں ہے تصوف
The heart of saqib sabiri is its abode and tasawwuf is concealed in the form of manifestation.	دل ثاقبؔ صابری اس کا گھر ہے بشکل تجلی نہاں ہے تصوف

اسلام میں خانقاہی نظام کی منظوم ترجمانی معہ انگریزی ترجمہ

رہبر وحدت و بندگی خدا خانقاہی نظام خانقاہی نظام
عظمت مصطفیٰ عظمت اولیاء خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Guide of oneness and obedience of Allah is in khanqahi system greatness of Mustafa and greatness of saints is in khanqahi system.

کوئی پوچھے اگر کیسا ہے اور کیا خانقاہی نظام خانقاہی نظام
جادہ منزل معرفت کا پتہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

If anybody asks to know what is khanqahi system; It is a road of aim and addres for the mystic knowledge.

اس کا حاصل یہی ہے یہی برملا قلب کا تصفیہ، نفس کا تزکیہ
اپنے معبود سے عشق کا راستہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

It is its result, it is immediate decision of heart purification and purification of mind. It is a way of love for the worshipable.

مصطفیٰ کی عنایات کا سلسلہ ان کے اصحاب صفہ کا درس حیات
ذات حق میں فنا ساتھ حق کے بقا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

series of favours of Mustafa and life lesson of Ashab-e-sufa who perished in Allah and got life from Allah is a khanqahi system.

مرضی رب کل مرضی خاتم الانبیاء پریقیں
علم حق وہ جو سینہ بہ سینہ ملا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

desire of diety is desire of the prophet; faith on him is Khanqahi system which spreads the knowledge of Allah secretly from one heart to another.

بوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ ابن عوف اور بصری حسنؓ و اویسؓ
سارے اصحاب کا اسوہ دلربا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Bu baker, Omer, Osman, Ali, AbuAuf, Hasan Basari and Owais all these companions who were pattern of activities were taught in khanqahi system.

غیب کو دیکھنا حضرت فاروقؓ کا اور سنوانا ساریہؓ سالار کو
اور سمندر میں گھوڑوں کا وہ دوڑنا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Hazrat Farooque saw the invisible things and make listen sariya salar and the horses running on the ocean water was all taught in khanqahi system.

خود حسینؓ و حسنؓ اور جعفر صادقؓ اپنے اربعہ امام بایزید و جنیدؒ
ان سے روشن ہوا سلسلہ سلسلہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

By Hussain, Hasan, Jafar sadaq, four Imams, Bayazid and Junaid the khanqahi system flourished.

چار پیر اور خانوادے چودہ ہوئے، دو سو گیارہ سلاسل کی تاریخ ہے
رشد و ارشاد کا ہے عجب سلسلہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Four spiritual guides, fourteen line of saints and two hundred and eleven chains have their history. It is a wonderful chain of good advise in khanqahi system.

اصفیا اتقیا اولیا کا جہاں بنتا ہے قافلہ جس کو کہتے ہیں سب
راہ غوث الوری راہ خواجہ پیا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Where saints (righteous) , devout and holymen form a caravan whom the people say it is the way of Ghouse - ul - wara and way of khaja piya is in khanqahi system.

غوث اعظمؒ نے مردوں کو زندہ کیا، ڈوبی کشتی کی بارات کو ساحل دیا
فیض وہ جن کا رشک مسیحا رہا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Ghouse - e- Azam gave life to dead people and drew out the sunk boat of marriage procession, The favour of khanqahi system envied the christ.

لاکھوں مردہ دلوں کو جو زندہ کیا دین اسلام کا وہ جو محی ہوا
غوث اعظمؒ کے خطبات کا سلسلہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Who had given life to thousand of people and was recover of Islam were the addresses of Ghouse - e - Azam in khanqahi system.

خواجہ خواجگانؒ حکم جن کا انا ساگر پر چل گیا، جے پال عاجز ہوئے
جس نے لاکھوں ہی بندوں کو مسلم کیا، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Khaja - e - khajgan who commanded Anna sagar made jaipal powerless and made thousand of people accept Islam.

وہ ابوالقاسم گرگامی حضرت کوہ تبت پہ تھے گیارہ سو سال تک
ان کی شان صحابی میں روشن رہا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

That Abul Qasim gurgani who was on Tibet for eleven hundred years; in his association worked the khanqahi system.

غوثیت قطبیت اور ابدالیت اور سردار حنفیہ کا مرتبہ
جس نے اسلام کو سرفرازی دیا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Ghousiat, Qutbiat and Abdaliat and the dignity of Abu Hanifa who nourished Islam was in khanqahi system.

محی دیں ابن عربی، علی ہجویریؒ، شیخ احمدؒ و عبدالعزیزؒ عبدالحقؒ
شاہ ولیؒ اللہ سے خوب پھولا پھلا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Mohinuddin Ibn Arabi, Ali Hujweri, Shaikh Ahmed, Abdul Aziz, Abdul Haq, Shah Waliullah nourished this khanqahi system.

علم مولانا رومیؒ کی وہ بے بسی ، شمس تبریزؒ کا علم و عرفان ہے
صوفی سرمدؒ و منصورؒ کا راستہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Knowledge of Maulana Rumi was helpless before the mystic knowledge of Shams Tabriz; The khanqahi system was the way of sufi Sarmad, and Mansoor.

قطب کاکیؒ و گنج شکرؒ وہ فریدؒ ، صابر پاکؒ و محبوب الٰہیؒ حضور
وہ منور علیؒ، بو علیؒ کا دیا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Qutb kaki, Gaunje - e- Shaker, Farid, Sabir pak and Mehbub - e - Ilahi and Munawwar Ali, Bu Ali all were of khanqahi sysṫem.

شاہ وارث علیؒ پیر جماعت علیؒ شاہ اشرف جہانگیرؒ سمنانی سے
فیض لاکھوں کروڑوں کو جس نے دیا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

By Shah Waris Ali, Pir Jamaat Ali, Shah Ashraf Jahangir Samnani thousands of people got favour through khanqahi system.

شاہ بندہؒ نواز شہر گلبرگہ میں ، بابا تاج الدینؒ شہر ناگپور میں
شاہ ملتانیؒ سے وہ دکن میں پھلا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Shah Banda Nawaz of Gulbarga, Baba Tajuddin of Nagpur, and by Shah Multani spread the khanqahi system in the Deccan.

ہند میں قادری ہفت شہزادوں نے، چپہ چپہ کو خود سے منور کیا
معشوق اللہؒ اور لاابالیؒ کا تھا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

In Hind the seven Qadri princess enlightened every nook and corner, mashuq Allah and La Ubali also followed the khanqahi system.

آبیاری ہوئی جن سے بندہ نوازؒ، انوار اللہؒ، احمد رضاؒ، عبداللہؒ
کشت عرفاں ہے ان سے ہرا اور بھرا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Those who gave progress to mystic knowledge in khanqahi system were Banda Nawaz, Anwarullah, Ahmed Raza, and Abdullah.

عبدالحقؒ، عبدالقدوسؒ بطن الولیؒ، شاہ محمد حسنؒ عارفؒ و ہاشمیؒ
انکی تعلیم و تفہیم کا راستہ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

The teachings of Abul Haq, Abdul Quddus, Batan - ul - wali, Shah Muhammad Hasan Arif, and Hashmi was in khanqahi system.

ساری دنیا میں جن سے اجالا ہوا اب وہی سلسلے مرکز فیض ہیں
جادۂ نقشبند، سہروردی پیاؒ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Those series which enlightened the world are still surviving in khanqahi system like Naqshbandi, Saherwardi.

قدرداں جس کے تھے شاہ اورنگ زیب ، حاکم مقتدر ، عالم باعمل

جن کے مشہور ، مراد شاہؒ اور بادپاؒ خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Whom the king Aurangzaib appreciated were Murad Shah and Badpa of khanqahi system.

دامن مصطفیٰ دامن اولیا، صحبت اصفیا صحبت اتقیا

اپنے خالق سے معبود سے رابطہ ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

To hold the skirt (doman) of Mustafa and skirt of saints company of pious people and to have communication by the worshipable is only in khanqahi system.

رشک حضرت سلیمانؑ و عیسیٰؑ بنے ، جان نثار نبی کیا سے کیا ہوگئے

کوئی مانے نہ مانے ہے یہ پر عطا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

One who sacrifices himself over the prophet, the other prophets like Hazrath Sulaiman (Solomon) and crhist envy him . One may accept it or not is a khanqahi system.

ترک شاہی کریں اور فقیری کریں ، ابن ادہم کا وہ مرتبہ دیکھ لیں

مچھلیوں نے جو حکم ان کا لایا بجا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Leave the rule and follow saintliness then a love you would know the dignity of Ibn Adham. Even the fishes became obedient to him.

دیکھ کر عظمتیں اہل عرفان کی ، معترف ہوگئے سارے کروبیاں
یوں فلک اور ملک نے کہا مرحبا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

By looking at the dignity of mystic people acknowledged the cherubs. The heaven and angles welcomed them.

ایک بغداد ہے ایک اجمیر ہے ایک دہلی ہے لاہور و کلیر بھی ہے
ہر جگہ سے وہ ڈنکا بجاتا رہا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

One is Baghdad, one is Ajmer, one Delhi, one Lahore and kalyer every where the khanqahi system was organised.

باباشریفؒ الدین ہیں اور ہیں یوسفینؒ اور جہانگیرؒ پیراں ونائب رسولؒ
خواجہ محبوب اللہؒ اور عمرؒ سے سجا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Baba Sharfuddin, Yousufain, Jahangirpir and Naib Rasool Khaja Mehbub - ullah and Omer are like christ.

ایک قادری چمن ایک چشتی چمن ، ایک شرفی چمن ایک صدیق گلشن
موسی قادری سے بھی گلشن بنا خانقاہی نظام خانقاہی نظام

One Qadri chaman, one chisti chaman, one sharfi chaman and one siddique gulshan.. The Musa Qaudri also became a gulshan.

ہے شریعت طریقت کے بعد معرفت اور پھر بعد اس کے حقیقت ملے
علم و عرفان و وجدان کا مرحلہ ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

After shariat and Tariqat is Marifat after then is Haqiqat the mystic knowledge and intution is in khanqahi system.

احدیت ، وحدت ، واحدیت کی شان ، یہ ہو پیش نظر ان میں گم ہو رہیں
پیر کامل کے ارشاد کی اقتدا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

If the dignity of Ahdiyat, Wahdat, Wahidiyat are in active knowledge one would loss himself in it, if he is taught by a perfect pir in khanqahi system.

ہم سنواریں جو ظاہر تو یہ شرع ہے ، اور باطن سنواریں طریقت بنے
اور حقیقت ہے دیکھیں جمال خدا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Our outward actions are shariat and the innate is Tariqat and the Haqiqat is to see the elegence of Allah.

ایک جھولا سماع ، ساتھ حق کے سنے تو ملے حق سے وہ ، ورنہ زندیق ہو
قول ہے بعد وصال رابعہ بصریؒ کا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

One who would listen music (Qawwali) in which Allah is praised he would meet Allah otherwise he is a hypocrist.

ظاہری باطنی خُلق کی تربیت فکر و احساس کی وادیوں میں ضیا
اندرون دل و جان کا آئنہ ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Training of good behaviour for outward and inward things is to live in thinking by all his senses. It is a mirror of heart and soul.

توبہ صادق کریں شغل نوری کریں اور ذکر نفی اور اثبات کریں
نفس لوامہ اور ملہمہ کی عطا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

One must repent truely, do shughl Noori, and to repeat negative and affirmative according to one's baser self and conscience is a khanqahi system.

فاسئلوا اہل ذکر ہے جو قرآن میں اس کی تعمیل جان اور دل سے کریں
ایسے بندوں کے حق میں ہے رب کی رضا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Ask the people who know; is in Quran; and one must obey it by heart and soul. For such people is the favour of "Rab" which is taught in khanqahi system.

اختیار نظام بقائے حیات ، ذات حق میں فنا کا شعور اتم
درس ترک خودی ، دید حسن خدا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

Authority of immorality and the conscience of perishing in Almighty is a lesson of leaving ego and to see the beauty of Allah in khanqahi system.

ظاہری باطنی رنگ یکساں رہے قول اور فعل میں ہو نہ کوئی تضاد
عالم باعمل کا ملے مرتبہ ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

The outward and innate condition must be one and there may be no difference in what one says and what he does. The khanqahi system teaches one to be true in words and action.

یہ غرور وریا کے سراسر خلاف ، بندگان خدا پر سراسر شفیق
مشعل معرفت اور چراغ ہدی ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

It is against the pomp and hypocrisy, be kind on the creatures of Allah it is a candle of mystic knowledge given in khanqahi system.

دل کی آنکھوں سے دیکھیں اسے سامنے ، یا یہ جانیں ہمیں دیکھتا ہے خدا
ہاں یہی وصف احسان ہے مدعا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

See him before you by the eyes of your heart or know that Allah sees us. It is called a Hadith of Ihsan.

پہلی منزل ہے اس کی مقام فنا ، بعد اس کے ہے ملتا مقام بقا
پھر وہ مالک سے ہوتا نہیں ہے جدا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظام

His first stage is to perish after which he gets existence. Then he never gets separated by his Master.

آج کے دور میں یہ جو موضوع لیا، رب کی توفیق ہے تیری تقدیر ہے
خوب ، ثاقبؔ یہ تو نے لکھا مرحبا ، خانقاہی نظام خانقاہی نظاملا

In this period you had taken this topic it is divine help of Allah and is your predistination. Saqib you are welcomed for what you have written.
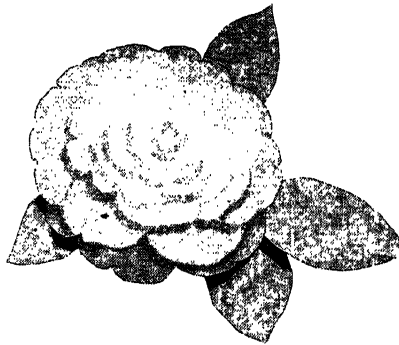
حصہ دوم

ماخوذات از کتب معتبر بابتہ تصوف، طریقت اور خانقاہی نظام

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمتہ کا نظریہ تصوف

ماخوذ از رسالہ جامعہ مجریہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ ستمبر ۱۹۸۵ء
مرتبہ پروفیسر عنوان چشتی صاحب

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا شمار ان ممتاز صوفیا میں ہوتا ہے جن کے علمی تبحر اور روحانی بصیرت کا ہر حلقہ میں احترام کیا جاتا ہے، انھوں نے اپنے فکر و عمل اور تحریر و تقریر سے تصوف کی تشریح کی ہے۔ اور شریعت و طریقت نیز فقہ اور تصوف کی دوئی پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اسلام کی وہ تعبیر جس میں اعمال ظاہری پر حکم لگایا جاتا ہے لیکن اعمال باطنی کی نفی نہیں کی جاتی فقہ کہلاتا ہے۔ اور اسلام کی وہ تعبیر جس میں اعمال باطنی پر زور دیا جاتا ہے، لیکن اعمال ظاہری سے صرف نظر نہیں کیا جاتا، تصوف کہلاتا ہے مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں شریعت کا اطلاق اعمال

ظاہری اور باطنی دونوں پر ہوتا تھا لیکن بعد میں اعمال ظاہری کو فقہ اور اعمال باطنی کو تصوف کہا جانے لگا۔ اور شریعت و طریقت یا فقہ و تصوف کی ثنویت کا تصور پروان چڑھنے لگا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ فقہ و تصوف میں تضاد نہیں تعلق ہے۔ یہ ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے تصوف کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ اعمال باطنی کے طریقوں کو طریقت کہتے ہیں۔ ان اعمال باطنی کی درستی سے قلب میں جو صفا اور جلا پیدا ہوتا ہے، اس سے انسان حقائق الہیہ اور حقائق کونیہ سے آگاہ ہوتا ہے۔ نیز اس پر عبد و معبود کے رشتہ کے اسرار کھلتے ہیں۔ ان مکشوفات کو حقیقت اور اس انکشاف کو معرفت کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف تزکیہ باطن اور تہذیب ذات پر خاص زور دیتا ہے۔ اور بصارت پر بصیرت نیز خبر پر نظر کی فوقیت پر اصرار کرتا ہے۔ اس خیال کی جڑیں صوفیا کے سرچشمہ افکار تک پھیلی ہوئی ہیں۔ فقیہہ اور صفی کے امتیازات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا ارشاد ہے، جس کو انھوں نے خواجہ حسن بصری کے حوالے سے لکھا ہے:

> "درحقیقت فقیہ تو وہ زاہد ہے، جو دنیا سے رغبت نہ رکھے لہذا صوفیائے کرام جب ظاہری علم حاصل کرتے ہیں، تو یہ علم انھیں عمل کی تلقین کرتا ہے۔ اور جب وہ اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں تو انھیں "علم وراثت" حاصل ہوتا ہے۔ لہذا وہ دوسرے علماء کے علوم میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ مگر کچھ زائد علوم کی وجہ سے وہ ان سے ممتاز ہوتے ہیں۔ وہ زائد علم، علم وراثت ہے۔ علم

وراثت علم بصیرت کا دوسرا نام ہے ۔"

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا نقطۂ نظر بہت واضح ہے ۔ ان کی نگاہ میں فقیہہ عالم تو ہے ہی، وہ "زاہد" بھی ہے ۔ زہد سے علم سنورتا ہے ۔ ان کی نگاہ میں فقیہہ دنیا سے کنارہ کش ہوتا ہے ۔ جس سے ان کا زہد نکھرتا ہے ۔ اس طرح فقیہہ میں علم، زہد اور فقہ کی خصوصیت ہوتی ہیں ۔ لیکن صوفی میں ایک اہم اور مزید خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کا عمل علم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہوتا ہے ۔ یعنی صوفی کی بصارت بصیرت میں اور خبر نظر میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کو حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے علم وراثت اور علم بصیرت کا نام دیا ہے ۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کی تشریح کرتے ہوئے ، قرآن، احادیث اور مشائخ کے اقوال سے بھرپور استفادہ کیا ہے ۔ انھوں نے کسی بزرگ کا قول درج کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

"تصوف کی ابتدا علم، اس کا اوسط عمل اور اس کی
انتہا بخشش خداوندی ہے ۔"

اس جملہ کی گاگر میں تصوف کا ساگر موجزن ہے ۔ جس کو دوسرے الفاظ میں تصوف کے علمی، عملی اور کشفی مدارج کا نام دیا جاسکتا ہے ۔ اس تعریف کی روشنی میں تصوف کا پہلا درجہ علم ہے "علم" پر قرآن اور حدیث کی مہر ثبت ہے ، پہلی وحی "اقرا" سے "بالقلم" تک اور اس کے بعد دوسری آیات اس کا ثبوت ہیں ۔ احادیث میں تواتر کے ساتھ آیا ہے کہ "علم حاصل کرنا مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔" یا "علم حاصل کرو، چاہے چین جانا پڑے ۔" صوفیائے کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں غور کر کے علم پر بلیغ گفتگو کی ہے ۔ حضرت سید علی

ہجویری داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے علم کی دو قسمیں بیان کی ہیں ۔ پہلی علم ظاہری اور دوسری علم باطنی ۔ علم ظاہری میں کلمہ شہادت سے آگاہی اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے واقفیت شامل ہے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ ظاہری علوم کا دائرہ تمام مادی اور خارجی علوم پر محیط ہے ۔ جس میں سائنس اور ٹکنالوجی ، فلسفہ اور منطق ، نفسیات اور جمالیات غرض ہر نوعیت کا علم شامل ہے ۔ علم باطنی میں معرفت الہی کی تحقیق شامل ہے ۔ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے علم باطنی پر گفتگو کرتے ہوئے علم شریعت و طریقت کے ارکان کا تجزیہ کیا ہے ۔ اور علم من اللہ ، علم باللہ کے ساتھ علم الیقین ، عین الیقین اور حق الیقین کی تشریح فرمائی ہے ۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ نے علم کا کم و بیش یہی نقطہ نظر پیش کیا ہے ۔ انھوں نے علم کو ظاہری اور باطنی حصوں میں تقسیم کیا ہے ۔ انھوں نے علوم ظاہری کے حصوں کا سرچشمہ حواس خمسہ اور اس کا ماحصل خبر قرار دیا ہے ۔ اور علوم باطنی کا سرچشمہ وجدان روحانی بصیرت اور عطائے الہی کو قرار دیا ہے اور اس کا ماحصل "نظر" قرار دیا ہے جس سے قلب کو سکنیت ملتی ہے اور دل پر تجلیات کا نزول ہوتا ہے ۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے ۔

> " اللہ کے نزدیک صاحب علم و روایت کی کوئی اہمیت نہیں ۔ بلکہ اس کے نزدیک صرف صاحب فہم و بصیرت کی قدر و قیمت ہے ۔"

اس کی تشریح فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں ۔

"لہذا علم وراثت و باطنی علوم تعلیمی علوم سے مستنبط

ہیں ۔ یہ تعلیمی اور ظاہری علوم خالص دودھ کی مانند ہیں ۔ جو
پینے والوں کے حلق سے آسانی سے اتر جاتا ہے ۔ مگر علوم
وراثت (باطنی علوم) ایک ایسے مکھن کی مانند ہیں، جو دودھ
سے نکالا جاتا ہے ۔ اگر دودھ نہ ہو تو مکھن بھی نہ نکلے ۔ تاہم
اصل مقصد مکھن کی چکنائی ہے ۔ ایسی صورت میں دودھ
کا پانی ایک جسم کے مانند ہے، جس سے چکنائی کی روح
برقرار رہتی ہے ۔ اور پانی اسے قائم رکھتا ہے ۔"

اس تمثیلی انداز سے یہ نکتہ واضح ہوجاتا ہے کہ اگر چہ "مکھن" دودھ کا حاصل ہے اور اس کی چکنائی کو دودھ کے پانی پر فوقیت حاصل ہے، مگر دونوں چکنائی اور پانی ایک دوسرے کی ضد نہیں یا ایک دوسرے کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کا تکملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے ناگزیر ہیں ۔ اس نقطہ نظر سے واشگاف ہوتا ہے کہ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اگرچہ علوم کو ظاہری اور باطنی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ۔ مگر ان کے یہاں یہ تقسیم اعتباری ہے، حقیقی نہیں، بلکہ یہ ایک حقیقت کے دو پہلو ہیں ۔ حقیقت کے مکمل ادراک اور عرفان کے لئے ان دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرنا ضروری ہے ۔ میرا خیا ہے کہ یہ نقطہ نظر ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو زندگی کو دنیا و عقبیٰ، اسلام کو فقہ و تصوف، یا علم و عمل کو ایک دوسرے کے متضاد کی حیثیت سے ظاہری و باطنی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ۔ حضرت شیخ نے صوفیائے کرام کے علوم پر جو سرسری اشارے کئے ہیں، ان کا دائرہ مسائل الٰہیہ سے مسائل کونیہ تک اور مادی مسائل سے روحانی اسرار و رموز تک، نیز آداب معاشرت سے تہذیب باطن

تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ تصوف کے علمی پہلو کا وہ منظر نامہ ہے، جس کی سچی آگہی
کے بغیر زندگی کو سمجھا جا سکتا ہے نہ اسلام اور تصوف کو مختصراً یہ کہ علم سے زندگی
اور زمانے کی سچی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ جس میں دینی اور روحانی بصیرت کی
زبردست اہمیت ہے۔ اس سے اخلاقی شعور کو جلا بھی ہوتی ہے اور وجدان کو نئی
طاقت حاصل ہوتی ہے۔ انسان پر فطرت کے اسرار کھلتے ہیں اور انسان خودشناسی
سے خداشناسی تک پہنچتا ہے۔

تصوف کا دوسرا پہلو عملی ہے۔ جو عبادت و ریاضت سے عام آداب
معاشرے تک پھیلا ہوا ہے۔ تصوف ایک طرف خدا سے اور دوسری طرف
انسانوں سے رشتہ قائم کرتا ہے اس لیے صوفی نہ حقوق اللہ سے صرف نظر کر سکتا
ہے اور نہ حقوق العباد سے۔ وہ دونوں کا حق ادا کرتا ہے۔ اور ہر رشتہ کا احترام
کرتا ہے۔ تصوف میں علم اور عمل کے درمیان ناقابل عبور خلیج نہیں ہے۔ بلکہ
صوفی کی ذات سے علم کا نور عمل کا سرور بن کر نمودار ہوتا ہے۔ حضرت شیخ
شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

> "صوفی اپنے زہد و تقویٰ اور دنیا سے کنارہ کشی کی
> وجہ سے ہر آیت سے واقف ہوتا ہے اور ہر مرتبہ تلاوت
> کرنے پر اس پر نئے نئے نکات اور اسرار و رموز کا انکشاف
> ہوتا ہے۔ ہر دفعہ کے فہم و ادراک پر ان کے ایک نئے
> عمل کا آغاز ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھنے کے بعد عمل بھی
> کرتا ہے۔ ان کا عمل، ان کے فہم و ادراک کو جلا بخشتا
> اور ان میں دقت نظر پیدا کرتا ہے۔ فہم سے علم ہے اور علم

سے عمل وجود میں آتا ہے ۔ اس طرح علم و عمل باری
باری سے آتے ہیں۔ یہ عمل قلوب کا عمل ہے ، جو قالب
کے عمل کے بالکل مختلف ہوتا ہے ۔ قلوب کے اعمال
اپنی لطافت اور صداقت کی وجہ سے علم کے ہم شکل
ہوتے ہیں ۔ یہ اعمال سنت ، ضمیر ، روحانی تعلقات ، قلبی
واردات اور پوشیدہ مناجات اور مکالمات کا نتیجہ ہوتے
ہیں ۔ اور جب وہ ان میں سے کوئی عمل کرتے ہیں تو ان کی
معلومات میں نیا اضافہ ہوتا ہے ۔ اور وہ آیت کریمہ کے
فہم و ادراک کی نئی فضا سے مطلع ہوتے ہیں ۔"

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے اقتباس کا تجزیہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کا دائرہ علوم الہیہ ، دینیہ اور کونیہ پر مشتمل ہے ۔ صوفی قرآن کے ظاہری معانی کے ساتھ اس کے باطنی معانی ، اور اسرار رموز سے واقف ہوتا ہے ۔ اور یہ اسرار و رموز اس پر ہر بار ایک نئی تجلی کے ساتھ منکشف ہوتے ہیں ۔ یعنی مشک نافہ کی طرح ، قرآن کریم کی ہر آیت اس کے ذہن اور ضمیر پر نئے اور پر اسرار معانی کا انکشاف کرتی ہے ۔ وہ محض قرآن کو سمجھتا ہی نہیں ہے بلکہ اس پر لفظا اور معنا عمل بھی کرتا ہے ۔ اس کا علم اس کی شخصیت کا جوہر بن کر اس کے عمل سے جھلکتا ہے ، بہ الفاظ دیگر علم ہے وہی اس کا عمل ہے اور جو عمل ہے وہی اس کا علم ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ علم صوفی کا نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے ۔ جس کی بنیاد تصور توحید اور رسالت پر ہے ۔ اس کے علاوہ علم کے دائرے میں دوسرے

مذہبی اور دینی افکار بھی شامل ہیں۔ صوفی ذکر و فکر، مراقبہ و مکاشفہ اور زہد و ورع کے ذریعہ روحانی اسرار و رموز تک پہنچتا ہے۔ اور اس کا قلب روحانیت کی تجلی گاہ بن جاتا ہے۔

حضرت محی الدین عربی شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کی شخصیت کے دو رخ ہوتے ہیں جب وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو روحانی اسرار و رموز سے آگاہ ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کو منزل ولایت قرار دیا ہے اور جب خدا سے روحانی طاقت حاصل کر کے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کی اصلاح کرتا ہے۔ جس کو انھوں نے منزل نبوت کہا ہے۔ جس طرح پیغمبر کی شخصیت دو رخ ہوتے ہیں اسی طرح صوفی کی شخصیت کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ جب وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو فنا فی اللہ ہوتا ہے اور جب عالم رنگ و بو اور انسانوں کی طرف توجہ کرتا ہے تو "بقا باللہ" ہوتا ہے۔ حضرت نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل معلوم کیا تھا کہ کیا خانقاہ میں سب نے کھانا کھالیا ہے۔ یہ حقوق العباد کا احساس ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا میں نے نماز ادا کرلی ہے؟ یہ حقوق اللہ کا شعور ہے اس طرح ایک صوفی علم و عمل کا پیکر ہوتا ہے اسکے حقوق کے شعور سے حقوق العباد کو اور حقوق العباد کے احساس سے حقوق اللہ کو تقویت ملتی ہے۔ اس لیے حضرت شیخ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے بڑا جاہل وہ ہے جس نے اپنے علم ہر عمل کرنا چھوڑ دیا اور سب سے بڑا عالم وہ ہے، جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا۔

تصوف کا تیسرا اور آخری درجہ عطائے الہی، کا ہے۔ میدان حق میں ایک طالب حق فنا فی اللہ ہو کر بقا باللہ ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت میں اس پر روحانی

رشتوں کے اسرار و رموز کھلتے ہیں اور نزول تجلیات ہوتا ہے اسی کیفیت خاص کا نام "عطائے الہی" ہے مختصر یہ کہ وہ عالم ناسوت سے درمیانی منزلیں طے کرتا ہو، عالم ہاہوت تک پہنچتا ہے۔ چونکہ انسان کی نگاہ صرف ظاہری دیکھتی ہے اس لیے ظواہر کو نظر انداز نہیں کر سکتیں اور اسی کی بنیاد پر اپنے تاثرات یا خیالات کی شیرازہ بندی کرتی ہے۔ تصوف کے میدان میں تمام طالبان حق ایک مرتبے کے نہیں ہوتے۔ ان میں مدارج کا امتیاز ہوتا ہے۔ اس لیے حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے طالبان حق کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) صوفی (۲) متصوف اور (۳) مستصوف۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کا ارشاد ہے۔

> "صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ باقی ہو جائے اور طبائع یعنی خواہشات نفسانیہ سے نکل کر حقیقت سے پیوست ہو جائے۔ متصوف وہ ہے، جو ریاصت و مجاہدہ کے ذریعہ اس مقام کی، جستجو کرے، اور وہ اس مقام کے حصول و طلب میں راست باز، اور صادق ہو، مستصوف وہ ہے جو دنیاوی عزت و منزلت اور مال و دولت کی خاطر خود کو ایسا بنالے اور اسے مذکورہ بالا دونوں مقامات کی کچھ خبر نہ ہو۔"

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے اصلی و نقلی صوفیا کی شناخت کا جو پیمانہ فراہم کیا ہے وہ ماضی میں بھی صحیح تھا وہ اب بھی ٹھیک ہے اور مستقبل میں بھی درست رہے گا۔ انھوں نے سچے صوفیوں کو اولیائے کامل اور عرفائے تحقیق کا نام دیا ہے۔ جعلی صوفیوں کو "مکھیوں" سے تشبیہ دی ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی نے بھی صوفیوں کے امتیازات پر بصیرت افروز گفتگو کی ہے ۔ انھوں نے سچے صوفی کے بارے میں لکھا ہے ۔

" ہوش مند صوفیوں کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ اپنے
نفوس کے ہر فعل میں خدا کی طرف فرار ڈھونڈھتے ہیں ۔
اور جب نفسانی خواہشوں سے ان کا میدان صاف ہو جاتا
ہے تو ان کے باطن میں کچھ الہامات ہونے لگتے ہیں ۔
جنھیں وہ اللہ کی طرف اس حیثیت سے منسوب کرتے ہیں
کہ وہ ان افعال کا خالق ہے ۔ نہ یہ کہ وہ متکلم کا کلام ہے
اس لئے وہ تحریف اور کج روی سے محفوظ رہتے ہیں ۔"

انھوں نے گمراہ یا جھوٹے صوفیوں کے التباس پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے " وہ (جھوٹے صوفی) اپنی قوت فکر سے ان کلمات کو ترتیب دے کر اسے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اور انھیں خدائی کلمات کا نام دے کر یہ کہتے یں کہ خدا نے مجھ سے یہ کہا اور میں نے خدا سے یہ کہا ۔ مگر یہ سب گمراہی ہے ۔"

حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ نے صوفیوں کے بہت نازک امتیازات کو واضح کیا ہے ان کی نگاہ میں خادم اور شیخ میں فرق ہے ۔ ملامتی اور قلندر میں بھی فرق ہے ۔ ان کی نگاہ میں ملامتی بر بنائے اخلاص اپنی عبادت کو چھپاتا اور قلندر اپنی عادت کو خراب کرتا ہے ۔ حضرت شیخ کا ارشاد ہے کہ فقیر اور صوفی میں فرق ہے ۔ فقیر فقر اختیار کر کے اس پر ناز کرتا ہے اور اسکو دولت مندی پر ترجیح دیتا ہے ۔ اور خدا سے معاوضہ کی توقع رکھتا ہے ۔ لیکن صوفی کا فقر طلب و تمنا اور صلہ و ستائش سے ماورا ہوتا ہے اور صرف اللہ کے ارادے کے

تحت کام کرتا ہے ، وہی اس کا مسجود ، معبود اور مقصود ہوتا ہے ۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن کی آیت "اللہ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے ، اس کو ہدایت دیتا ہے " کے مطابق صوفیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک وہ جنھیں خدا نے اپنے لطف خاص سے "برگزیدہ" بنایا اور دوسرے جنھیں اپنی طرف رجوع کرنے پر "ہدایت" سے نوازا ۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے صوفی اور صوفی نما حضرات کے امتیازات کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ لوگ جو خود صاحب حال و مقام صوفی نہیں ہوتے بلکہ صوفیوں کا انداز اختیار کر کے ان کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں ۔ اگر وہ یہ مشابہت ریاکاری کے بجائے ۔ اخلاص سے اختیار کرتے ہیں تو مستحسن ہے ۔ حضرت شیخ نے مشابہ ، متصوف ، اور صوفی کے امتیازات کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

"ایک متصوف صوفی کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا
کہ زاہد کے مقابلہ میں متزہد ہے ۔ اس کے عمل میں
کوشش اور تکلف کا دخل ہے ۔ صوفی مفردین کے مقام
پر ہیں اور متصوف سائرین اور سالکین کے درجہ پر ۔"

حضرت شیخ نے گمراہ صوفیوں کو نظر انداز کر کے صوفیوں کے تین درجے متعین کیے ہیں ۔ جنھیں مشابہ ، متصوف اور صوفی کا نام دیا ہے ۔ حضرت شیخ نے اس مسئلہ پر بطور خاص روشنی ڈالی ہے کہ اپنی دینی اور باطنی و روحانی بلندیوں اور کیفیتوں کے لحاظ سے صوفیوں کے بہت سے مدارج اور اقسام ہیں ۔ اس نقطہ نظر سے انھوں نے صوفیوں کو (۱) سالک محض (۲) مجذوب محض (۳) سالک مجذوب اور (۴) مجذوب سالک کا نام دیا ہے ۔ ان کے خیال میں سالک پر

مجذوب کو مجذوب پر سالک مجذوب کو اور سالک مجذوب پر مجذوب سالک کو فوقیت حال ہے ۔ بقول حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ ۔

"صوفی وہ ہے جو ہمیشہ تزکیہ نفس کرتا ہے ، اور اپنے کو نفسانی آلائشوں سے صاف کر کے ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورتوں سے پاک و صاف رکھے ۔ چونکہ وہ ہر وقت اپنے مولا کے سامنے سر نیاز خم کرتا ہے ۔ اس لئے اس کی یہ نیاز مندی ، اس کا دل صاف کر کے کدورتوں کو دور کرتی ہے ۔ تاہم جب کبھی نفسیاتی حرکات و صفات نمودار ہوتی ہیں تو وہ صوفی صافی اپنی بصیرت کاملہ سے اسے بھانپ لیتا ہے ۔ اس وقت وہ خدا کی طرف راہ اختیار کرتا ہے ۔"

حضرت شیخ شہاب الدین سہر وردی نے تصوف کا جو نظریہ پیش کیا ہے ، وہ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے ۔ بلکہ قرآن وحدیث کا آئینہ ہے ۔ اور اپنی جگہ بہت وسیع ، لچک دار اور جامع ہے جس کا اطلاق دین و دنیا دونوں پر ہوتا ہے اس میں علم سے عمل کو ، عمل سے عشق کو اور عشق سے ظاہر و باطن کو فروغ ملتا ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ تصوف ایسے ایک مکمل اخلاقی اور روحانی انسان کا تصور پیش کرتا ہے ۔ جس کی نظیر دوسری جگہ نہیں ملتی ۔ ●

گلہائے تصوف

ماخوذ از کتاب پیر عظیم

مولفہ حضرت علامہ مفتی غلام علی ہمدم القادری الرفاعی

تصوف : قرآن پاک کا ارشاد ہے لقد من اللّٰہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلو علھیم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمہ ---

(ترجمہ) مومنوں پر اللہ کا احسان ہے کہ ان کے اندر انھیں میں سے ایک رسول جلوہ گر فرمایا جو ان پر آیات الٰہی کی تلاوت فرماتے اور انھیں مجلی و مصفی فرماتے اور کتاب (کتاب اللہ) کی اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس آیت میں چار چیزیں ترتیب و بیان کی گئی ہیں اول آیات الٰہی سنانا دوم دلوں کی صفائی کر کے چمکانا سوم کتاب اللہ کی تعلیم دینا چہارم حکمت سکھانا۔ تعلیم کتاب سے قوت عملیہ کی تکمیل اور تعلیم حکمت سے قوت علمیہ کی تکمیل مراد ہے۔ (خزائن العرفان) یعنی پہلے کلام الٰہی سنا کر کفر و معصیت کی تاریک وادیوں سے نکالکر ایمان کے اجالے میں کھڑا کردیا جائے پھر دل کو مجلی و مصلی آئینہ بنایا جائے تبھی کتاب اللہ کی تعلیم (قوت عملیہ کی تکمیل) کار آمد ہوگی پھر تعلیم حکمت (قوت علمیہ کی تکمیل) مفید بن سکے گی۔ اس لئے بندوں کو واصل بحق بنانے کے لئے یہی نسخہ کیمیا استعمال کیا گیا اسی کا نام تصوف ہے حکمت کو حدیث پاک کی روشنی میں یوں سمجھو۔ ارشاد ہے ان للقرآن ظھر او بطنا۔

قرآن کا ایک ظاہر ہے ایک باطن ہے ۔ ظاہر شریعت ہے اور باطن حکمت ہے ۔
جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا تھا (لوگو !) مجھے اپنے کریم آقا
سے دو قسم کا علم ملا ہے ۔ جسمیں سے ایک برملا بیان کر کے ہر ایک پر ظاہر کر دیا
ہے مگر دوسری قسم کو اگر بیان کردوں تو تم لوگ میری گردن ماردو گے (یہ
دوسری قسم اسی قرآنی لفظ کی تعلیم تفسیر ہے)
تعلیم : لفظ تعلیم کا تقاضہ ہے کہ سکھانے والے کے سامنے سیکھنے والے بھی
ہوں ۔ استاد کے عمل کو تعلیم (سکھانا) اور شاگرد کی عمل کو تعلم (سیکھنا) اور تعلیم
و تعلم کی درمیانی چیز کا نام علم ہے استاد علم دیتا ہے شاگرد حاصل کرتے ہیں۔
آیات کے مطابق سکھانے والے معلم کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور سیکھنے والے
صحابۂ کرام کی مقدس اور پاکباز ہستیاں ہیں جنکا دل جمال نبوت کے دیدار
فیض آثار سے گنجینہ بنا ہوا تھا ۔ جب یہ تقدس ماب جماعت ، علم کی تحصیل سے
بے نیاز نہ تھی تو دوسرے لوگ کیسے بے نیاز ہو سکیں گے ؟ آیت مذکورہ کے
تعلق سے ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو جو مشکواۃ شریف کی پہلی حدیث بنام
حدیث جبریل مشہور ہے کہ اسلام کیا ہے ؟ جواب میں ارشاد ہوا الاسلام ان
تشھد ان لا اللّٰہ وان محمدارسول اللّٰہ و تقیم الصلواۃ وتوتی الزکواۃ
وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ۔ یعنی اسلام یہ ہے کہ
تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
رسول ہیں اور نماز قائم کرو ، زکواۃ ادا کرو ، رمضان کے روزے رکھو ، توفیق ملنے پر
حج بیت اللہ کرو پھر دوسرا سوال کیا ایمان کیا ہے ؟ جواب ملا ان تو من باللّٰہ و

ملئکه و کتبه و رسوله والیوم الاخر وتومن بالقدر خیره و شره ۔ یعنی ایمان یہ ہے کہ یقین کرلو اللہ پر اسکے فرشتوں اسکی کل کتابوں، اسکے رسول، روز قیامت کے دن پر اور تقدیر کے خیر و شر پر۔ پھر تیسرا سوال کیا احسان کیا ہے؟ جواب ملا ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ الخ ۔ یعنی احسان یہ ہے کہ عبادت اس تصور سے کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو لیکن اگر یہ نہ ہوسکے (کیونکہ بڑا مشکل مقام ہے) تو (خیال کر) کہ اللہ پاک تمہیں دیکھ رہا ہے محدثین کرام اولیاء کرام کے نزدیک احسان سے اخلاص مراد ہے۔

تصوف اور صحابہ کرام: حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ دیدار جمال نبوت کی دولت سرمدی سے مالا مال تھے اور مشکواۃ نبوت کے نور نے ان کے دلوں کو مجلی و مصفی آئینہ بنا ڈالا تھا۔ اس لئے ان کا آغاز ہی فنا فی الرسول کے درجہ سے ہوتا تھا اور عشق رسول کا دریا ان کی رگ رگ میں لہرا رہا تھا۔ جسکی بدولت فنافی اللہ کے درجہ تک یکبارگی انھیں رسائی حاصل تھی۔ اب آگے ان کا ذکر و فکر، سنت رسول اللہ پر مرنا مٹنا، مجاہدانہ سر فروشی وغیرہ جو کچھ عمل تھا وہ ان کے جذبہ عقیدت تقاضائے عشق کی بنیاد پر ان کے خلوص و اخلاص کی ترجمانی تھی۔ دراصل نبی کا جلوہ زیبا وہ تاثیر رکھتا ہے جو دیکھنے والے کے دل کے خس و خاشاک کو آناً فاناً جلاکر مدتوں کے کفر و عصیاں کا زنگ ختم کر کے منبع انوار بنا دیتا ہے۔ البتہ یہ شرط ضرور ہے کہ گہرائی والا ظرف اور با صلاحیت دل بھی ہو۔ غرض جملہ صحابۂ کرام و اہل بیت عظام دیدار جمال نبوت کی بدولت وصول حق کی اعلی منزل پر سرفراز تھے۔ ہاں! اپنے اپنے ظرف و صلاحیت کے مطابق ان میں باہمی فرق مراتب ضرور تھا چنانچہ صدیقیت جو نبوت کے نیچے کی پہلی منزل ہے

وہ تنہا حضرت صدیق اکبر کو ملی اسکے بعد کا درجہ فاروق اعظم کو پھر حضرت عثمان غنی کو پھر مولا علی شیر خدا کے درجات ہیں جو اول دوم چہارم کی اسی ترتیب پر ہیں یہ اساطین اربعہ جو ساری امت کا خلاصہ ہیں اپنے باہمی فرق کے ساتھ وصول حق کی سب سے اعلی منزل پر فائز ہیں پھر ان کے بعد دوسرے صحابۂ کرام ہیں جنہیں اصحاب صفہ کی ایک مقدس و نورانی جماعت ایسی تھی جنکا سارا وقت ہی ذکر و فکر اور اوراد وظائف اور روحانیت پر تحقیق و گفتگو کیلئے وقف تھا۔

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق

صحابہ کرام کے بعد تابعین و تبع تابعین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک ذکر و فکر و شغل روحانیت اپنی پوری تابانی کے ساتھ نور بار رہا جنکے مبارک زمانے کو خیر القرون کہا جاتا ہے۔

روحانیت اور تصوف کے تین دور: روحانیت و تصوف کا بنیادی چشمہ عہد نبوت اور دور صحابہؓ ہے جو پہلا اور بنیادی دور ہے جو خیر القرون کا اولین دور ہے چنانچہ حدیث پاک میں ارشاد ہے من ارادان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف جس کا ترجمہ مولانا روم ہی کی زبان میں یوں فرمایا گیا ہے۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا گونشیند در حضور اولیا

ترجمہ: جو خدا کے ساتھ بیٹھنے کا تمنائی ہو اس سے کہدو کہ اولیا (اللہ والوں) کے ساتھ بیٹھا کرے۔ اس حدیث پاک میں لفظ "تصوف" صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا لفظ ہے اور مولانا روم کا ترجمہ برملا بول رہا ہے کہ تصوف قرب الہی کے وسائل کے استعمال کا نام اور اس

راہ پر چلنے والوں (سالکین) کو اہل تصوف (اولیاء کرام) کہتے ہیں ۔

لفظ تصوف کا وجہ استعمال : روح اخلاص تو جملہ صحابہ و صالحین میں موجود ہی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ شریعت کی منشا ہی یہی چیز تھی کہ بندے ایمان و عمل کے اخلاص کا پیکر بنیں اور اسی جذبے کے تحت زبان نبوت نے الفاظ کے وہ موتی بکھیرے ہیں جو گذشتہ حدیث کی صورت میں نقل کی گئی جسمیں لفظ تصوف آیا ہے مگر عہد صحابہ یا دور صالحین میں اسی لفظ (تصوف) اور (لفظ صوفی) کا استعمال نہ تھا البتہ دور تبع تابعین میں ان الفاظ کا عام استعمال شروع ہوا چونکہ یہ مبارک لفظ عطاء زبان نبوت تھا اس لئے اس فن کی تدوین کے وقت نام تلاش کرنے کی کوئی دقت نہ ہوئی اور اس لفظ (تصوف) کا استعمال ہونے لگا ۔

دوسرا دور : حضرات تابعین اکرام کا ہے جسمیں سیدنا اویس قرنی و سیدنا امام حسن بصری و حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہم جیسے آفتاب ماہتاب ضیا پاش تھے ۔

تیسرا دور تبع تابعین : یعنی خیر القرون کا آخری حصہ ہے تاریخی شواہد کے مطابق یہ عہد زریں ۱۵۱ ھ سے ۲۵۰ ھ تک مدت پر پھیلا ہوا ہے (مقدمہ کشف المحجوب) اس مبارک عرصہ میں روحانیت و تصوف اپنے انتہائی درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ لفظ تصوف کا استعمال ہونے لگا اور عابد و زاہد متقی پرہیز گار ، ذاکر و شب زندہ دار ، بندگان صالحین کو صوفی کے نام سے پکارا جانے لگا چنانچہ حضرت ابوالہاشم کوی علیہ الرحمہ المتوفی ۱۵۱ ھ کے لئے سب سے پہلے لفظ صوفی کا استعمال ہوا ۔

مادہ لفظ صوفی : تاریخی شواہد کے مطابق لفظ صوفی کا مشتق منہ چار لفظوں میں سے کسی ایک کو مانا گیا ہے ۔ پہلا صوف دوسرا صفا تیسرا اصفہ چوتھا صفوت میں سے کوئی ایک صوفیان کرام نے اپنی اپنی تحقیق کے مطابق ان میں سے ہر ایک کو صوفی کا مشتق منہ بتایا ہے صوف کے معنی اون ہیں چونکہ ترک و تجرد د تجرید والے اہل دل اون کا موٹا کمبل اوڑھتے تھے اس پہچان کی وجہ سے صوف کی نسبت سے انھیں صوفی کہا گیا (۲) کچھ لوگ صفا سے منسوب کرتے ہیں صفا کے معنی دل کی ستھرائی ، ارباب دل و روحانیت کا دل چونکہ صاف ستھرا اور نکھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اہل صفا کو صوفی کہتے ہیں ۔ (۳) کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یہ ارباب حال ، اصحاب صفہ کے نقش قدم پر ہیں اس لئے صفہ کی نسبت سے انہیں صوفی کہتے ہیں ۔ (۴) ایک خیال یہ ہے کہ لفظ صفوت کا معنی انتخاب ہے اور یہ حضرات اولیا و صوفیا اپنے اپنے زمانہ میں انسانیت کا خلاصہ اور منتخب روز گار ہوتے ہیں اس لئے صوفی کہے جانے کے حقدار ہیں (صوف بمعنی اون) (صفا دل کی ستھرائی) صفوت ، منتخب روزگار) غیاث اللغات نتیجتاً صوفی اور ولی میں وہ سبھی شانیں موجود ہیں جو چاروں الفاظ کی منشا ہیں .... مشتق منہ کی بحث محض لفظی ہے ورنہ مقصود سب کا ایک ہی ہے ۔

صوفی لغت کے آئینہ میں :

الصوفیۃ : فیہ من المتعبدین واحد ہم الصوفی وھو عندھم من کان فانیا بنفسہ باقیا باللّٰہ تعلی مستخلصا من الطبائع متصلا بحقیقرہ الحقائق (المنجد) یعنی صوفی وہ عبادت گزار بندے ہیں جو اپنی طبعی خواہشات سے خالی

ہو کر رضائے حق میں اپنے کو فنا کر کے باقی باللہ کی منزل میں پہونچے ہوئے ہیں۔

آیت مبارکہ کے مطابق تعلیم کتاب (قوت عملیہ کی تکمیل) اور تعلیم حکمت (قوت علمیہ کی تکمیل) ہے (خزائن العرفان) اسی کا نام تصوف اور اس راہ کے سالکین کو صوفی کہتے ہیں جو اپنی ذات سے فانی ہو کر باقی باللہ ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام صرف نبی کریم علیہ الصواۃ لتسلیم کی زیارت سے اور تابعین کو قرب زمانی کی بدولت صرف اتباع رسول سے ہی فنا و بقا کی منزل مل جاتی تھی مگر دور تبع تابعین میں بعد زمانی کیوجہ سے اتباع رسول کا جذبہ کم ہونے لگا تساہل و تغافل بڑھنے لگا تو صوفیاء کرام نے قرآن و سنت کی بنیاد پر تصوف کے آداب و آئین کی ترتیب و تدوین کتابی شکل میں شروع کردی اور اس فن کا نام تصوف اقرار دیا کیونکہ زبان نبوت سے اسی معنیٰ میں لفظ "تصوف" کا اظہار ہوچکا تھا۔ ●

توضیح تصوف اور طریقت

ماخوذ از کتاب تصوف اور طریقت

قرآن پاک اور احادیث کی روشنی میں

مولفہ

پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیرات محمد عبدالستار خاں صاحب نقشبندی وقادری مقیم شکاگو

حدیث شریف کی مستند کتاب مشکاۃ المصابیح میں علامہ خطیب تبریزی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الایمان میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مسلم شریف کے حوالہ سے یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جن کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے ان پر سفر کا نشان بھی نہ تھا اور ہم میں سے ان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں زانوؤں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں سے لگا دئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام بتائیے۔

آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ اور تم نماز

پابندی سے پڑھا کرو ، زکاۃ ادا کیا کرو ، رمضان کے روزے رکھو اور بشرط استطاعت بیت اللہ شریف کا حج کرو ، (یہ سن کر انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ) آپ نے سچ فرمایا ۔ (صحابہ فرماتے ہیں) ہم سب کو بڑی حیرت ہوئی کہ پوچھا بھی اور تصدیق بھی کی ۔ پھر انہوں نے پوچھا مجھے ایمان بتائیے ۔ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ پر " فرشتوں " پر اس کی کتابوں پر ، اس کے رسولوں پر ، آخرت کے دن پر ، تقدیر اور اس کی بھلائی اور برائی پر ایمان رکھو ، انہوں نے جواب دیا آپ نے سچ فرمایا ۔ پھر انہوں نے پوچھا مجھے " احسان " بتائیے آپ نے فرمایا تم اللہ کی اس طرح بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے !

اس حدیث کا آخری حصہ اختصار کی وجہ سے یہاں نہیں بیان کیا جارہا ہے ۔ شائقین حضرات مشکاۃ المصابیح میں ملاحظہ فرمالیں ، اس حدیث شریف کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یہ حضرت جبرائیل تھے تمہیں دین سکھانے کے لیے آئے تھے ۔

اس حدیث شریف میں احسان کا لفظ جو ارشاد ہوا ہے طریقت ہے اور روحانیت ہے ۔ ہر مذہب کا مذہب کی حیثیت سے نمایاں جوہر یہ ہے کہ اس میں روحانیت موجود ہو ۔ اگر کسی مذہب میں روحانیت موجود نہیں تو اسے مذہب کہنا غلط ہے بلکہ وہ ایک سوسائٹی کی جمعیت ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنے مذاہب پائے گئے ہیں ان میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے روحانیت کی موجودگی کا دعویٰ نہ کیا ہو ۔

اسی حدیث پاک کی روشنی میں امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد

سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے دین کے تین جز ہیں علم، عمل اور اخلاص اور اخلاص کے حصول کے لیے شیخ، مرشد یا روحانی مربی کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ تصوف اور طریقت کی ایک عظیم تاریخ ہے اگر آپ اس تاریخ کے اوراق الٹیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور سے آج تک فقہاء امت اور علماء ملت نے اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لیے شیوخ اور پیران کبار کے دامن کو تھاما ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رحمتہ اللہ علیہ نے سلوک اور طریقت کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں دو سال گذارے اور جب دو سال کی مدت پوری ہوئی تو فرمایا لولاالسنتان الھک النعمان (اگر یہ دو سال نہ ہوتے نعمان ہلاک ہی ہوگیا ہوتا)۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شعبان راعی کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ عظیم محدث اور صوفی حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی پالکی کے ساتھ شاگرد کی طرح ہاتھ لگا کر چلتے تھے دریافت پر فرمایا کہ خدا کی معرفت میں وہ مجھ سے بہت آگے ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیا دہلوی اتنے بڑے محدث تھے کہ آپ کو چار ہزار پانچ سو احادیث مع سند کے حفظ تھیں اس جلالت علمی کے باوجود حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقت کی تکمیل فرمائی اور جب خرقہ خلافت لے کر روانہ ہوئے تو پیر و مرشد نے فرمایا۔

برو ہند بگیر

(جاؤ ہندوستان لے لو)

کیسا تاریخ ساز جملہ ہے کہ سات سو برس پہلے فرمایا گیا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک دو حصوں میں بٹ گیا بابا فرید الدین علیہ الرحمہ تو پاک پٹن شریف پاکستان میں آرام فرمارہے ہیں اور حضرت نظام الدین اولیاء ہندوستان میں ہیں۔

ان چند قرآن پاک کی آیتوں اور احادیث شریفہ کی روشنی میں طریقت اور روحانیت پر کچھ عرض کیا گیا اب ان شاہان بے تاج اور روحانیت اور طریقت کے تاجداروں کے کارنامے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ دعوی کے ساتھ دلائل بھی سن لیں کہ ہندوستان میں جب سے اسلام کی آفتاب چمکا ہے یہاں دو حکومتیں چلتی رہیں ایک دینوی حکمرانوں اور بادشاہوں جن کی حکومت مادی اور جسموں پر تھی ان کی لڑائیاں زر، زمین کے لیے ہوتی تھیں۔ دوسری حکومت ان مردان خدا کی تھی جن کی حکومت دلوں پر تھی اور ان ہی کی روحانیت سے ہند پاک میں اسلام کو حقیقی شوکت نصیب ہوئی جو آج تک بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔

یوں تو سندھ کے راجہ داہر کی شرارت اور بنی امیہ کی خلافت کی بات نہ ماننے پر محمد بن قاسم علیہ الرحمہ نے سندھ پر حملہ کیا اور ملتان تک کے علاقہ پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہوگیا۔

بعد ازاں سلطان محمود غزنوی الرحمہ نے کئی بار حملے کئے اور پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ یہاں یہ بات عرض کردوں کہ افغان سرداروں نے جو جہاد کئے ہیں وہ سب کسی نہ کسی ولی کی سرپرستی اور تعلق قائم کرکے کئے ہیں۔ سلطان محمود غزنوی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ سے دعا کروائی، سلطان محمد غوری حضرت شاہ نور قدس سرہ کے مرید تھے جب آپ بغرض

سیاحت بہار تشریف لائے تو راجہ اندر دون کی اس پورے علاقہ پر حکومت تھی اس نے شاہ نور علیہ الرحمہ سے بدسلوکی کی آپ کو اور آپ کے میزبانوں کو زندہ زمین میں دفن کروادیا۔ آپ نے اپنی کرامت سے اپنے میزبانوں کے ساتھ باہر نکل آئے جس سے یہ راجہ تھرا گیا۔ جب یہ خبر سلطان کو پہونچی تو ساٹھ سادات غازیوں کو فوج کے ہمراہ روانہ کیا غازیوں کو اللہ تعالی نے کامیابی عطا فرمائی اور راجہ کو فرار ہونا پڑا ان غازیوں میں ہمارے استاد حضرت مناظر احسن گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے جداعلی حضرت سید ابراہیم علیہ الرحمتہ بھی تھے۔

چشتی سلسلہ کے تاجدار حضرت خواجہ معین الدین اجمیری معروف غریب نواز قدس سرہ کا ایک سفر دلی سے بنگال تک ہوا مولانا عبدالحئ لکھنوی (والد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) نے اپنی کتاب "نزھتہ الخواطر" میں لکھا ہے کہ اس سفر میں حضرت کے دست فیض درجت پر (۹۰) لاکھ غیر مسلموں نے اسلام کی بیعت کی۔ راستہ میں آپ جس گاؤں سے گذرتے تمام آبادی راستہ پر آجاتی اور بغیر وعظ و نصیحت کے بیعت کرتی اور اسلام قبول کرتی۔

چشتی سلسلہ کے بابا فرید الدین گنج شکر جن کی وجہ سے اجودھن پاک پٹن ہوا یہاں قیام فرمایا، اطراف و اکناف کے سارے غیر مسلم قبائل اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے خلیفہ اجل حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے (۴۱) سو اولیاء کی پالکیاں دکن روانہ فرمائی جس کی وجہ سے اسلام کی روشنی پورے دکن میں پہونچ گئی۔ آپ کے پوتر خلیفہ سید محمد گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہ گلبرگہ (دکن) پہونچے اور اس علاقہ کو اپنی روحانیت سے اتنا متاثر کیا کہ جس مہینہ یعنی ذوالقعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس کا نام ہی بندہ نواز آج تک موسوم ہے۔

ہدیہ تشکر

الحمد للہ اس کتاب عقیدت ترجمان کی طباعت کی مساعی کے دوران جن کرم فرماؤں نے میری حوصلہ افزائی اور اعانت کی ان میں بطور خاص محترم المقام سید ہاشم علی اختر صاحب سابق چانسلر حال مقیم شکاگو (امریکہ) کا جنھوں نے اپنے برادر کلاں ڈاکٹر کاظم حسین صاحب کے ذریعہ پانچ ہزار روپئے عطاء کئے اور جناب مکرم سلطان احمد صاحب مستاجر و قائد کانگریس پارٹی نے ہمہ رنگی قابل ناز ٹائٹل کا تمامتر خرچ برداشت کیا۔ ان کے لیے خصوصیت کے ساتھ تہ دل سے مشکور و دعاگو ہوں۔ دیگر کرم فرماؤں میں حضرت مولانا محمد فیصل علی شاہ سجادہ نشین بارگاہ یوسفینؒ، حضرت نواب ابراہیم خلیل صاحب صدر عالمی الگیلانی سوسائٹی، جناب ڈاکٹر عزیز اللہ صاحب معتمد سوسائٹی اور محترم سجادہ نشین صدیق گلشن حضرت غوث محی الدین صاحب صدیقی و محترم علمدار عباس صاحب صدیقی، جناب شاہد اللہ سرور قادری صاحب بانی و ناظم آستانہ غوثیہ و غوثیہ بیت المال، جناب سید غوث احمد کلیمی صاحب سجادہ نشین بارگاہ قطب صاحب و محترم سید شاہ حیدر علی حسینی القادری صاحب خانقاہ قادریہ باقر نگر، جناب محترم اقبال بابا کملیہ صاحب خانقاہ کملیہ اور محترم جناب رحیم اللہ خاں نیازی صاحب المدینہ ویلفیر سوسائٹی کی اعانت و حوصلہ افزائی کا شکر گزار ہوں۔

ثاقب صابری مولف

شریعت، طریقت، حقیقت کا تعارف

بظاہر راست رو اینک شریعت ☆ بباطن پاک شو اینک طریقت

چو ظاہر را بباطن راست کردی ☆ خدا بیں شو زدل اینک حقیقت

(حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ)

سے عمل وجود میں آتا ہے ۔ اس طرح علم و عمل باری
باری سے آتے ہیں۔ یہ عمل قلوب کا عمل ہے ، جو قالب
کے عمل کے بالکل مختلف ہوتا ہے ۔ قلوب کے اعمال
اپنی لطافت اور صداقت کی وجہ سے علم کے ہم شکل
ہوتے ہیں ۔ یہ اعمال سنت ، ضمیر ، روحانی تعلقات ، قلبی
واردات اور پوشیدہ مناجات اور مکالمات کا نتیجہ ہوتے
ہیں ۔ اور جب وہ ان میں سے کوئی عمل کرتے ہیں تو ان کی
معلومات میں نیا اضافہ ہوتا ہے ۔ اور وہ آیت کریمہ کے
فہم و ادراک کی نئی فضا سے مطلع ہوتے ہیں ۔"

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے اقتباس کا تجزیہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کا دائرہ علوم الہیہ ، دینیہ اور کونیہ پر مشتمل ہے ۔ صوفی قرآن کے ظاہری معانی کے ساتھ اس کے باطنی معانی ، اور اسرار رموز سے واقف ہوتا ہے ۔ اور یہ اسرار و رموز اس پر ہر بار ایک نئی تجلی کے ساتھ منکشف ہوتے ہیں ۔ یعنی مشک نافہ کی طرح ، قرآن کریم کی ہر آیت اس کے ذہن اور ضمیر پر نئے اور پر اسرار معانی کا انکشاف کرتی ہے ۔ وہ محض قرآن کو سمجھتا ہی نہیں ہے بلکہ اس پر لفظاً اور معناً عمل بھی کرتا ہے ۔ اس کا علم اس کی شخصیت کا جوہر بن کر اس کے عمل سے جھلکتا ہے ، بہ الفاظ دیگر علم ہے وہی اس کا عمل ہے اور جو عمل ہے وہی اس کا علم ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ علم صوفی کا نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے ۔ جس کی بنیاد تصور توحید اور رسالت پر ہے ۔ اس کے علاوہ علم کے دائرے میں دوسرے

قرآن کا ایک ظاہر ہے ایک باطن ہے ۔ظاہر شریعت ہے اور باطن حکمت ہے ۔
جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا تھا (لوگو!) مجھے اپنے کریم آقا
سے دو قسم کا علم ملا ہے ۔ جسمیں سے ایک برملا بیان کر کے ہر ایک پر ظاہر کردیا
ہے مگر دوسری قسم کو اگر بیان کردوں تو تم لوگ میری گردن ماردو گے (یہ
دوسری قسم اسی قرآنی لفظ کی تعلیم تفسیر ہے)

تعلیم : لفظ تعلیم کا تقاضہ ہے کہ سکھانے والے کے سامنے سیکھنے والے بھی
ہوں۔ استاد کے عمل کو تعلیم (سکھانا) اور شاگرد کی عمل کو تعلم (سیکھنا) اور تعلیم
و تعلم کی درمیانی چیز کا نام علم ہے استاد علم دیتا ہے شاگرد حاصل کرتے ہیں۔
آیات کے مطابق سکھانے والے معلم کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور سیکھنے والے
صحابائے کرام کی مقدس اور پاکباز ہستیاں ہیں جنکا دل جمال نبوت کے دیدار
فیض آثار سے گنجینہ بنا ہوا تھا ۔جب یہ تقدس ماب جماعت، علم کی تحصیل سے
بے نیاز نہ تھی تو دوسرے لوگ کیسے بے نیاز ہو سکیں گے ؟ آیت مذکورہ کے
تعلق سے ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو جو مشکواۃ شریف کی پہلی حدیث بنام
حدیث جبریل مشہور ہے کہ اسلام کیا ہے ؟ جواب میں ارشاد ہوا الاسلام ان
تشھد ان لا اللہ وان محمدارسول اللہ و تقیم الصلواۃ وتوتی الزکواۃ
وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ۔ یعنی اسلام یہ ہے کہ
تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
رسول ہیں اور نماز قائم کرو ، زکواۃ ادا کرو ، رمضان کے روزے رکھو ، توفیق ملنے پر
حج بیت اللہ کرو پھر دوسرا سوال کیا ایمان کیا ہے ؟ جواب ملا ان تو من باللہ و

Introducing Al Madina Welfare Society Asifnagar, Hyderabad Deccan.

A young man Muhammed Rahimullah Khan Niyazi architect who in love of the prophet and saints and having sympathy for his nation and followers of faith and with holding the traditions of his father two years ago established an institute by name Al Madina Welfare Society for the benefit of the people of Asifnagar. As a result of which he has started schemes for construction of schools, orphanage and hospitals and giving stipend to the poor and pauper and handicapped people. He has paid money for the marriage of 258 orphan girls. His object of establishing the society is to help the people to get happiness and pleasure of the prophet and the saints. In regard to his social services the govt. had nominated him for the minority welfare services. In future the area of such services of this society would be widened. People who desire to cooperate this society could send their help and assistance at the address below:-

Al Madina Welfare Society

10-3-291/5, Vijaynagar Colony, Hyderabad-57

Vijay Bank Account No. 14112

Introduction of Convent Kamalia Toli chowki, Hyderabad.

In Gulbarga city there is a grave of a famous personality Hakim Ahmed Hussain at backside of Rauza Khurd. His son Hazrath Hakim Muhammad Abdul Hameed Osmanian was practising at Madras (chennai) and gained name and fame. From his family a well knowledge son Hakim Iqbal Baba Kamlia resided in Hyderabad since 1963 and gained fame by his practice working on the footsteps laid by his fore fathers, he organised services and social services are well known.

His convent Kamalia has been a centre of favour without any outward show. It was first organised at Muradnagar now it has been shifted to Toli Chowki. Its feeding institution is Hamidiya Educational Society which is named after his father's name. Under this society a religious and modern school by name Madrasa Muhammadia Faiz ul Quran is working. Mr. Iqbal baba alone is bearing all expenses of this school. In this school children are undergoing education. Through out the year many religious activities and poets gathering are held. Free medical treatment is being given to one and all. In Ramazan arrangements of tarawih and reciting Quran is made. In this confusitive world his sincerity in running this convent is an interpretation of his favourism and benefits. Allah may award success in his objects.

Introducing Asstana Ghousia Boenpally, Sec-bad. Hyd.

Among the saints of Ghousia family who are known in Hind as seven Qadris, one of them is Hazrath Syed Shah Ishaq Qadri who is well known as Miyan Sahib Qibla and is known as Bade Rauze (Big shine) Wale-pir Qadri had been on the land of Hyderabad (lived in Hyderabad). One respectable spiritual successor (khalifah) Hazrath Pir Shaheen Pasha Qadri had been benefitted successfully by him. The other benefitted spiritual successor Hazrath Pir Shahid Ullah sahib well known as Sarwar Pasha Qadri established a convent (Khanqahi) system by name Aastana Ghousia at his home at Boenpally for the benefit of the peoples. This convent had become a centre of benefits for the society. Praise be to allah, under this Aastana a public bait-ul-mal by name Ghousia Bait-ul-mal is functioning under which more than five hundred helpless widows are being paid monthly sitpend (pension; wazifa). Poors, sick and pauper persons are being helped and Aastana had become a means of support to them. In the month of Ramazan saries are distributed to hundreds of ladies. Religious schools are also aided by its budget. In addition to this for future it is aimed to give free technical education to people for which many acres of land had been acquired and efforts are being made to put the plan into practice. More than this (in addition to this) a society Bazm-e-Ehsan has been formed under which extension lectures of ullemahs and mashaekhs are being conducted. Lessons of exegies and tradition (hadith) are given monthly, annually death anniversary is ceremonised. Every sunday a gathering of encomium , eulogy, recitation of Holy Quran is held at Dargah Yousufain. After zoher (mid day prayer) and after which the scholars speak on sufism and tariqat. Without any exoteric or internal financial help of any person this Aastana is spending rupees forty thousand per month and for the future prospects it is determined to bear the expenditure of lakhs of rupees. To interpret its aim and purpose two verses are being given below :-

This is Aastana Ghousia on the land of Deccan

It is the support of Ghouse ul wara that till now everything is alright.

Baith ul mal and Bazm Ehasan are the two institutions of people benefits. This society is functioning under Sarwar Shah Qadri.

Introduction of convent Hazrath Qutb Sahib near Hi Tech City Hyderabad.

Among the family of Ghousia Qadria there was a respectable saint Hazrath Syed Shah Fakr - ul - Hasan Jili Kalimi whose trained and taught spiritual successor Hazrath Syed Shah Muhammed Jilani Qadri Kalimi well known as Qutb Sahib and who was a source for sufism and tariqat and convent system died on 9th Rabi II 1410 a.h. After whom according to his will and guidance his obedient son and spiritual successor Syed Shah Ghouse Ahmed Kalimi Qadri constructed in newly designed a great convent, Dargah and mosque and endowed it for common use.

Praise to allah, it has become a decorated building in the centre of Hi tech city where people from different parts pay their homage. At this centre of sufism and tariqat weekly and monthly gatherings are held in which lectures are given and recitation of Allah's name is done. It has also become a centre of spiritual and body treatment. For this the present sajjada nashin sahib is praiseable who from his own side had formed Ghousia Educational and Welfare Society and is in efforts to establish modern educational centres. At present a morning religious school is working where Quran is taught bv heart to the learners (Hifz).

Introducing convent Qadaria Baqernagar wa Iywan e Tariqat qazipura.

Praise to allah that presence of minarates of sufism and tariqat in farkhunda bunyad city of Hyderabad is of pride for the sunni muslims. In a famous locality of the city called Qazipura, there is an Aastana of Khwajah Mahboobullah which is standing as an interpreter of his teachings since a hundred years. Ancestors of this convent are Hazrath Hafeez Syed Muhammad Badshah Hussaini al Qadri, his famous son and spiritual successor Qutb ul Aqtab Hazrath Hafez Syed Shah Muhammad Siddiqi Ali Hussaini well known as Faqir Pasha, his son dignified spiritual successor of Hazrath Shaikh us Shuyukh Syed Shah Jafar Sadaq Hussaini al Qadri well known as Hazrath Sadaq Pasha by whose reference and benifecence the convent system is alive through his Aywan e Tariqat where since hundred years daily day and night preaching and teachings of exegis, tradition, reciting the name of Allah and meditation, qawwali listening are performed.

Literary society of group gatherings are held continuously. Praise to Allah that in the second decade of 15th century by the care and consideration of a respected person of this family pir tariqat Hazrat Syed Shah Hyder Ali Hussaini well known as Hazrath Hyder Pasha Sahib Qadri constructed a mosque and convent under the management of Aastana Baqernagar where Hazrath Khwajah Mahboobullah is burried. After the construction it was named Convent Qadaria and started all the activities of convent. For distributing meals two times, to the needy a public trust has been established under which medical camps are also being organised for the public health. For all these activities Hazrath Hyder Pasha and his own brother Hazrath Syed Shah Ahmed Ali Hussaini well known as Hazrath Mahmood Pasha Qadri are responsible. At special occasion in Aywan e Tariqat and Convent Qadaria religious aasar are also exhibited.

Introducing favours of Bargah Yousufain and Hazrath Yousufain Educational and Welfare Trust Nampally, Hyderabad.

In the historic city Hyderabad farkhunda bunyad two people saints of Mughal period resided and spread the light of Islam and tried to make the society righteous. After their death still now they are doing favour to the needy where thousands of men and women both muslims and non muslims assemble day and night to get their favour. Local and other people take it as an honour to attend at the Dargah. The administrator of this convent is sajjada nasheen and mutawalli Mr. Muhammad Faisal Ali Shah Chisthi and Nizami. He has organised a welfare institute by name Hazrath Yousufain Educational and Welfare Trust.

Objects of this trust is to help the poors, widows, orphans etc. by money and by medical aid and to give education to the children of such people. Under this trust a hospital and a langar for the meals of such people is working. For the burial of such people free land is being provided and marriage of poor girls is arranged. The social activities of this welfare society is increasing day by day which is due to the sincerity of sajjada sahib. It is a good opportunity for those people who have sympathy with the muslims to cooperate with the trust and gain happiness of the creator. Address is as below.

Trust Office Dargah Sharif, Opposite Hauz,

Under the management of

Hazrath Sajjada Nasheen Bargah Aaliya.

Ph: 4736963

AL - GAILANI AALAMI SOCIETY

Chief : His Holliness Hazrat Peer Syed Salman Al - Gailani
Nawab Ibrahim, Al-Khaleel, President, 6-3-1111/16 Begumpet, Hyd-16

AIMS AND OBJECTS

1. The name of the society shall be "AL - GILANI ALAMI SOCIETY", Hyderabad, Andhar Pradesh, India.
2. LOCATION OF THE OFFICE SITUATED:
   The Head office of the society shall be at Rahat Fiza, 6 - 3 - 1111/16, Begumpet, Hyderabad - A.P. India - Ph. Nos 3400838, 3403775 and also at BAKER HOUSE, OSMANPURA HYDERABAD- 500024, A.P., INDIA.
3. AIMS AND OBJECTS:
   The Aims and objects of the society shall be all or any of the following:-

i. To establish a Centre for Mystic Order of the Saint of Baghdad The Qaderia Tariqat, in the City of Hyderabad by imparting Theory and Practice.

ii. To study Islam with all its aspects in general and Sifism in particular with special reference to the teachings of Hazarat Shaikh Abdul Qader Gilani of Baghdad.

iii. To evolve consensuse to opninion among different schools of thought and Mystic Orders of Islam; and promote better understanding between Muslims and other communities for peaceful co- existence and universal brother - hood.

iv. To undertake a comparative study of various sufi orders, especially Qaderia Tariqat with other sufi orders as practised in various parts of the world.

v. To arrange lectures, talks and seminars of subjects coming within the purview of the objects of the Society.

vi. To publish handy books on the subjects of Islamic studies.

vii. To prepare and publish books and booklets on the life and works of Shaik Abdul Qader Gilani of Baghdad.

viii. To carry on Research on various subjects of islamic studies with special reference to the Mystic Order of the Qaderia Movement.

ix. To build up a main library called AL - GILANI LIBRARY and Reading Room, and stock books, standard Research Journals, Micro - Films, Photostat and xerox of rare manuscripts, relating to Islamic studies and other useful subjects; and later on establish branch libraries and reading rooms in the city of Hyderabad and other parts of India and Abroad.

And establish Bureau of Cultural Information about the activities of Qaderia Mystic order in Other parts of the World.

And if funds available to start schools, colleges and technical training centres and a chair of Islamic Studies with special reference to sufism in the Osmania University, Hyderabad, A.P. INDIA.

And start a Women's Welfare Society Training - Cum Production Centre for the aid of poor and needy students etc., and a hospital and free clinic.

And start Arabic Schools at Hassannagar and Golconda and other Slum Areas.

x. Collaboration with other Qaderia Societies, pursuing similar objects in other parts of the World; and exchange of Mystic Delegations of this World Brother - Hood.

xi. Such other pursuits as may be decided from time to time.

تعارف المدینہ ویلفیر سوسائٹی، آصف نگر، حیدرآباد دکن

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت میں سرشار اور اولیائے امت کی عظمت پر نثار اور خانقاہی تقاضوں کا علمدار قوم و ملت کا ہمدرد و غم گسار، نوجوان قائد نامدار محمد رحیم اللہ خاں نیازی اپنے اسلاف بالخصوص والد بزرگوار کی روایات کا آئنہ دار اعلیٰ فنی تعلیم یافتہ آرکیٹکٹ افراد ملت اسلامیہ کی فلاح و بہبود کے لیے رفاہی و تعلیمی مقاصد کی صورت گری کے لیے جذبہ ایثار و اخلاص کے ساتھ مقدس شہر مدینتہ الرسول سے منسوب و موسوم ایک ادارہ بنام المدینہ ویلفیر سوسائٹی قائم کر کے شہر حیدرآباد کے علاقہ آصف نگر میں گزشتہ دو سال سے فیض رساں ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں مستحق غریب افراد کی مدد کے ساتھ یتیم و ناداروں کی مالی امداد، تعلیمی وظائف، معذوروں کے وظائف کے علاوہ دینی تعلیمی مدارس کے قیام اور یتیم خانہ دہاسپٹل کی تعمیر جیسے اسکیمات کا آغاز کیا ہے۔ نیز ۲۵۸ یتیم لڑکیوں کی شادی کے لیے مالی امداد مہیا کی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے ان کے نزدیک سوسائٹی کے قیام کا مقصد صرف اور صرف افراد ملت کی خدمت کے ذریعہ اللہ اس کے رسول (صلعم) اور اولیائے کرام کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ان کے اس جذبے اور عمل کی قدر کرتے ہوئے حکومت وقت نے بھی ان کو اقلیتی امور کی فلاحی خدمات کے لیے ذمہ دار نامزد کیا ہے۔ انشاء اللہ مستقبل میں اس سوسائٹی کی فلاحی و رفاہی خدمات کا دائرہ وسیع تر ہوتا جائے گا۔ اہل خیر اور ہمدردان ملت بھی اس کام میں اپنی اعانت اس پتہ پر روانہ کرسکتے ہیں۔

المدینہ ویلفیر سوسائٹی۔ 10-3-291/5، وجئے نگر کالونی، حیدرآباد 57۔

وجئے بنک Ac 14112

تعارف خانقاہ کملیہ، ٹولی چوکی، حیدر آباد

شہر ولایت گلبرگہ شریف کی ایک نامور شخصیت محترم جناب حکیم احمد حسین جن کا مزار روضہ خورد کے پائین میں موجود ہے۔ ان کے فرزند دلبند حضرت حکیم محمد عبدالحمید صاحب عثمانین جنوبی ہند کے مشہور شہر مدراس (حالیہ چنائی) کے فیض پرور حکیم اور ذی علم مرد باوقار رہے ہیں۔ ان کے خانوادے کے ایک قابل ناز سپوت جناب حکیم اقبال بابا کملیہ ۱۹۶۳ سے ارض دکن کے نامور شہر حیدر آباد میں سکونت اختیار کر کے ملت کے حق میں ہمدرد و غم گسار اور فیض بار بن کر شہرت کے حامل بن گئے ہیں۔ آپ اپنے آبا واجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تصوف اور خانقاہی نظام کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ گزشتہ چار دہوں میں آپ کی دینی خدمات اور عوامی فیض رسانی ملت کے لئے باعث ناز ہے۔

بے ریائی کے ساتھ آپ کی خدمات فیض رسانی کا مرکز آپ کا بنا کردہ خانقاہ کملیہ ہے۔ جو مراد نگر میں فیض بخش رہ کر اب ٹولی چوکی میں مستقل مرکز بنا ہوا ہے۔ جس کی روح رواں حمیدیہ ایجوکیشنل سوسائٹی ہے جو اپنے والد محترم کے نام منسوب ہے۔ اس سوسائٹی کے تحت ایک دینی و عصری تعلیم کا مرکز مدرسہ محمدیہ فیض القرآن کے نام سے کارکردہ ہے جس کے تمام مصارف جناب اقبال بابا ہی بلا شرکت غیرے متحمل ہیں۔ اس مدرسہ میں ہونہار طلباء و طالبات زیر تعلیم و تربیت ہیں۔ اور خاقاہ کملیہ میں سال بھر بزرگان دین کی یاد اور فیض کے جلسے نیز طرحی مشاعرے اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور عوام کے لیے بلا صرفہ علاج معالجہ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں اہتمام تراویح، قرآن خوانی اور موضوعاتی خطابات کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس دور انتشار میں بھی ثابت قدمی کے ساتھ خانقاہی نظام کی ترجمانی اور فیض رسانی کا تسلسل ان کے ایثار و اخلاص کا بین ثبوت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کو ان کے مقاصد اور مساعی میں ہر طرح کامیابی سے سرفراز کرے۔ ●

تعارف آستانہ غوثیہ بوئن پلی سکندرآباد۔ حیدرآباد دکن

خانوادہ غوثیہ کے اولیائے کبار جو ہند میں سبعہ قادری سے موسوم ہیں ان میں سے ایک حضرت سید شاہ اسحٰق قادری علیہ الرحمہ جو میاں صاحب قبلہ سے معروف کرنول شریف کے بڑے روضے والے کہلاتے ہیں ان کے ایک شاہزادے حضرت سید شاہ محی الدین المعروف حضرت پیر قادری علیہ الرحمتہ سرزمین حیدرآباد پر جلوہ افروز رہے ہیں۔ ان سے فیض یافتہ خلیفہ مکرم حضرت پیر شاہین پاشاہ صاحب قادری فیض بار رہے ان سے نسبت و خلافت کے فیضیاب اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرت پیر شاہد اللہ صاحب المعروف سرور پاشاہ قادری نے خانقاہی نظام فیض بخشی کا ایک روشن منارہ بنام آستانہ غوثیہ اپنے مسکن بوئن پلی میں قائم کیا ہے جو افراد ملت اور خلائق کے لیے فیض رسانی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ الحمدللہ اس آستانہ کے تحت ایک رفاہی بیت المال بنام غوثیہ بیت المال شہر حیدرآباد کی پانچ سو سے زائد محتاج بیوگان کو ماہانہ رقمی وظائف کی تقسیم اور غریبوں، بیماروں، محتاجوں کی امداد و اعانت اور علاج معالجے کا وسیلہ بنا ہوا ہے۔ ماہ رمضان میں یہاں سے سینکڑوں خواتین زکواۃ کی ساڑیاں بھی پاتی ہیں اور دینی مدارس بھی امداد حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مستقبل قریب میں مفت فنی اور عصری تعلیم کا ادارہ قائم کرنے کے لیے کئی ایکڑ اراضی بھی حاصل کر کے منصوبہ بندی پر عملی کاوش جاری ہے۔ اس کے علاوہ بزم احسان کے قیام کے ذریعہ علماء و مشائخین کے مواعظ، تفسیر و حدیث کا درس، ماہانہ محافل و سالانہ اعراس کی تقاریب کا اہتمام، بارگاہ یوسفین ناملی میں ہر اتوار کو بعد نماز ظہر قرات، نعت و منقبت کے بعد طریقت و تصوف کے ہمہ گیر موضوعات پر ممتاز و محقق علمائے کرام کے خطابات کا سلسلہ جاری ہے۔ ماشاءاللہ سرکار غوث الوریٰؒ کے فیضان نسبت اور چشم عنایت سے بہرہ ور ہو کر کسی بیرونی یا اندرونی امداد و اعانت کے بغیر اپنے ذاتی صرفہ سے ماہانہ چالیس ہزار روپیوں سے زاید رقم صرف کر رہے ہیں اور مستقبل کے منصوبوں کی صورت گری کے لیے لاکھوں کا خرچ برداشت کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ ان کی کاوش، عزائم اور فیضان کی ترجمانی کے لیے یہ دو شعر ملاحظہ ہوں:۔

یہ آستانہ غوثیہ ہے دکن کی اس سرزمین پہ پر فیض
یہ فیض غوث الوری ہے سارا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

یہ بیت المال اور بزم احسان ہیں فیض بخشی کے دو ادارے
یوں سرور قادری کے ہاتھوں یہ بزم فیضان سجی ہوئی ہے

تعارف بارگاہ و خانقاہ حضرت قطب صاحب
قریب ہائی ٹیک سٹی حیدرآباد

خانوادہ غوثیہ قادریہ کے ولی مکرم شہزادہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضرت سید شاہ فخرالحسن جیلی کلیمی قدس سرہ العزیز کے فیض یافتہ خلیفہ مکرم حضرت سید شاہ محمد جیلانی قادری کلیمی علیہ الرحمتہ المعروف و مخاطب بہ قطب صاحب جو اپنی حیات پاک میں تصوف طریقت و خانقاہی نظام کے ترجمان و فیض بخش رہے اور ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۰ ہجری کو اس دار فانی سے پردہ فرمایا۔ جس کے بعد حضرت علیہ الرحمتہ کی وصیت اور رہبری کے مطابق آپ کے سعادت مند فرزند خلیفہ مکرم و جانشین جناب سید شاہ غوث احمد کلیمی قادری نے اپنے اسلاف کے فیضان اور نسبت حسینی سے بہرہ ور ہوکر بارگاہ قطب صاحب کی تعمیر جدید بشکل عظیم الشان درگاہ خانقاہ معہ مسجد کی تعمیر عمل میں لائی اور اس کو فیضان خاص و عام کا مرکز استفادہ بنادیا۔

الحمد اللہ اس مرکز میں جو ہائی ٹیک سٹی کی حسین شمع بنا ہوا ہے جہاں دور دور سے لوگ آکر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فیضیاب ہورہے ہیں۔ اس مرکز تصوف و طریقت میں ہر ماہ ہفتہ واری و ماہواری محافل ذکر و اذکار، مواعظ و خطابات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ جسمانی و روحانی علاج کا مرکز بنا ہوا ہے اس کے لیے موجودہ سجادہ نشین صاحب ہر طرح توصیف کے حقدار ہیں جنھوں نے اپنی جانب سے غوثیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی قائم کرکے عنقریب دینی و عصری تعلیمی مراکز قائم کرنے کی کاوش میں لگے ہوئے ہیں فی الوقت یہاں صباحی دینی مدرسہ چل رہا ہے بہت جلد مدرسہ حفظ القرآن بھی کام کرنے لگے گا۔

تعارف خانقاہ قادریہ باقر نگر و ایوان طریقت قاضی پورہ حیدر آباد

الحمد للہ اس فرخندہ بنیاد شہر حیدر آباد میں تصوف و طریقت کے میناروں کا وجود اہل سنت و الجماعت مسلمانوں کے لیے قابل فخر و ناز ہے ۔ شہر کے ایک معروف و معزز علاقے قاضی پورہ میں آستانہ حضور خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ العزیز کے ترجمان کی حیثیت سے ایوان طریقت گزشتہ یک صدی سے اپنا فیضان جاری رکھے ہوئے ہے ۔ اس خانوادہ قادریہ کے جد اعلی حضرت سیادت پناہ حافظ سید محمد بادشاہ حسینی القادری قدس سرہ العزیز کے نامور نور نظر اور خلیفہ مکرم قطب الاقطاب حضرت حافظ سید شاہ محمد صدیق علی حسینی المعروف بہ حضرت خواجہ محبوب اللہ کے نور نظر اور خلیفہ ذی کرم قطب دکن حضرت شاہ محمد باقر حسین القادری المعروف بہ حضرت فقیر پاشاہ صاحب قدس سرہ العزیز اور پھر ان کے لخت جگر و ممتاز خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ سید شاہ جعفر صادق حسینی القادری المعروف بہ حضرت صادق پاشاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے فیضان نسبت سے ایوان طریقت کے قیام کے ذریعہ خانقاہی نظام کا ایک روشن اور پر فیض مرکز بن کر اب تک تابدار ہے جہاں تقریبا ایک صدی سے رات دن، رشد و ہدایت، وعظ و نصیحت، درس تفسیر و حدیث، محافل ذکر و اذکار، تزکیہ نفس و مراقبہ کی تربیت اور قصیدہ بردہ شریف و سماع خاص کی۔ مجالس کا انعقاد بالا التزام جاری ہے ۔ الحمد للہ پندرہویں صدی ہجری کے دوسرے دہے میں اس خانوادہ مکرم کے ایک نور نظر لخت جگر پیر طریقت حضرت سید شاہ حیدر علی حسینی المعروف حضرت حیدر پاشاہ صاحب قادری کی خصوصی توجہ اور مساعی سے ایوان طریقت کے زیر انتظام آستانہ باقر نگر میں جہاں حضرت خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے آرام فرما ہیں اس میں ایک مسجد اور خانقاہی عالیشان عمارت کی تعمیر کے بعد اس کو خانقاہ قادریہ سے موسوم کر کے اس میں خانقاہی تمام تر مصروفیات کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں ۔ اور اس خانقاہ قادریہ میں دو وقتیہ لنگر کی تقسیم کے لیے ایک رفاہی ٹرسٹ قائم کیا گیا ہے اور اس کے تحت عوامی صحت و تندرستی کی بقاء کے لیے میڈیکل کیمپس کا بھی انتظام رو بعمل لایا جائے گا۔ اس سارے فیضان کے ذمہ دار حضرت مکرم حیدر پاشاہ صاحب کے ساتھ ان کے برادر حقیقی دست راست حضرت سید شاہ احمد علی حسینی المعروف حضرت محمود پاشاہ قادری ہیں ۔

ایوان طریقت اور خانقاہ قادریہ میں مخصوص مواقع پر آثار مقدس کی زیارت بھی کرائی جاتی ہے ۔ •

تعارف فیوض بارگاہ یوسفینؒ اور حضرات یوسفینؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ ناملی، حیدرآباد

تاریخی شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں سلسلہ چشتیہ کے دو نامور بزرگ اولیائے کرام مغلیہ تاجداری کے آخری دور میں رونق افروز ہو کر دین اسلام کی روشنی کو پھیلانے اور بلالحاظ مذہب و ملت خلائق کو رجوع الی اللہ ہونے اور معاشرہ کی صالحیت کے لیے فیض بار رہے۔ حین حیات کے علاوہ اس دار فانی سے پردہ فرمانے کے بعد بھی صدیوں سے آج تک اپنے مزارات نورانی کو مرکز فیضان بنائے ہوتے ہیں۔ جہاں ہزاروں مرد و زن مسلم و غیر مسلم حاضر بارگاہ ہو کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔ مقامی و بیرونی حاکمان وقت قائدین و دانشوران مکرم سبھی یہاں اپنی حاضری کو سعادت مندی سمجھتے ہیں۔ اس خانقاہی نظام کے فیضان کا ایک سرچشمہ موجودہ نوجوان نویں سجادہ نشین و متولی جناب محمد فیصل علی شاہ چشتی و نظامی دامت برکاتہم کی خصوصی توجہ اور دلچسپی سے ۱۹۹۰ میں ایک رفاہی ادارہ بنام حضرات یوسفین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے مقاصد میں غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور مساکین کی ہر طرح امداد و اعانت اور طبی سہولتیں بہم پہونچانا نیز ان کے ہونہاروں کے لیے دینی و عصری تعلیم کے مواقع اور سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ نیز اس ٹرسٹ کے ذریعہ ایک شفاخانہ اور محتاجوں کے لیے طعام کا انتظام بھی جاری کیا گیا ہے۔ اور میتوں کی تدفین کے لیے مفت اراضی کی فراہمی اور نادار لڑکیوں کی اجتماعی شادیوں کا اہتمام بھی عرصہ سے جاری ہے۔ ان رفاعی مقاصد کا دائرہ روز بروز وسیع تر ہوتا جارہا ہے جو محض سجادہ نشین کے اخلاص و مساعی کا حاصل ہے۔ ملت کے دردمند اور خوشحال حضرات کے لیے اس ٹرسٹ میں تعاون کے ذریعے اللہ اس کے رسول اور اولیائے کرام کی خوشنودی حاصل کرنے اور فلاح دارین کا بہتر موقع حاصل ہے۔۔

اس پتہ پر تعاون کیا جاسکتا ہے: ٹرسٹ آفس درگاہ شریف روبرو حوض

زیر نگرانی حضرت سجادہ نشین بارگاہ عالیہ۔ فون نمبر: 4736963

تعارف الگیلانی عالمی سوسائٹی

حیدر آباد ۲۴۰۱۰ اے پی الھند۔

سرپرست: تقدس ماب حضرت پیر سید سلمان الگیلانی

صدر: نواب ابراہیم الخلیل 6-3-1111/16 بیگم پیٹھ حیدر آباد ۱۶۰۱۰ اے پی

اغراض و مقاصد

۱۔ سوسائیٹی کا نام "الگیلانی عالمی سوسائٹی" ہوگا۔

۲۔ سوسائٹی کا صدر دفتر "راحت فزا" 6-3-1111/16 بیگم پیٹھ، حیدر آباد ۱۶ ہوگا۔ ٹیلیفون 5773043،8380043 بشمول بیکر ہاؤس ٹیلیفون ہونگے۔

۳۔ اغراض و مقاصد: ۱۔ حیدر آباد میں شیخ بغداد کے صوفیانہ مسلک اور قادریہ طریقت کے مرکز کا قیام اور اس کی نظری و عملی تعلیم۔

۲۔ شیخ بغداد کی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے تمام پہلوؤں خصوصا صوفیانہ مسلک کی تعلیم۔

۳۔ اسلام کے مختلف صوفیانہ مکاتب خیال میں اتفاق رائے کی کوشش اور عالمی بھائی چارہ اور بقائے باہم کا استحکام۔

۴۔ بغرض تکمیل مقاصد سوسائٹی لکچر، ٹاک، سمینار کا انصرام۔

۵۔ قادریہ صوفیانہ تحریک کی روشنی میں اسلامک اسٹڈیز میں ریسرچ۔

۶۔ شیخ بغداد کی قادریہ طریقت کی وضاحت اور کتب کی اشاعت۔

۷۔ الگیلانی لائبریری و ریڈینگ روم کا قیام۔

۸۔ بیورو آف کلچرل انفریشن کا قیام، حیدر آباد، پورے ملک بلکہ ملک سے باہر بھی۔

۹۔ مالیہ کی فراہمی کی صورت میں اسکول، کالج، ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر کا قیام۔

۱۰۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں صوفی ازم کے تعلق سے چیر کا قیام۔

۱۱۔ ویمنز ویلفیر سوسائٹی ٹریننگ کم پروڈکشن سنٹر برائے غریب و ضرورتمند طالبات وغیرہ کا قیام۔

۱۲۔ حسن نگر، گولکنڈہ اور دوسرے مسلم ایریاز میں عربک اسکولز کا قیام۔

۱۳۔ دنیا کے دیگر حصوں میں ہم خیال قادریہ سوسائٹیز کے ساتھ تعاون عمل اور صوفیانہ ڈیلی گیشنز اور عالمی برادری کے وفود کا باہمی تبادلہ۔

۱۴۔ ایسے دیگر مقاصد جو وقتاً فوقتاً طے کئے جائیں۔

(ڈاکٹر محمد عزیز اللہ)

معتمد سوسائٹی

خانقاہی نظام کی اصل روح کو پیش کرنے کی وجہ ممتاز مانا جاتا ہے۔
صدیق گلشن کے روز و شب کچھ اس طرح ہیں کہ ہفتہ میں پانچ روز بلا ناغہ درس روایت حدیث دیا جاتا ہے جس میں احادیث کی ترجمہ کے ساتھ وضاحت کی جاتی ہے اور ضروری فقہ چاہے حنفی ہو کہ حنبلی یا شافعی متن حدیث کے ساتھ ہی بیان کردی جاتی ہے کہ کسی قسم کی تشنگی نہ رہے۔ روایت صحاح ستہ کے لئے حیدرآباد میں منفرد خانقاہ ہے جہاں اس قسم کا اہتمام ہے۔ اس کے علاوہ جمعہ اور اتوار کو تفسیر بھی بیان کی جاتی ہے جس میں خود بحرالعلوم کی مبسوط اور عام فہم صحیح العقائد تفسیر جو تفسیر صدیقی کے نام سے ہندوستان اور پاکستان میں طبع ہو چکی ہے پڑھی جاتی ہے۔ تصوف اور عربی ادب کی تعلیم کا بھی اہتمام ہے۔ ہر جمعرات کو بعد نماز مغرب حلقہ ذکر منعقد ہوتا ہے۔ ہر مہینہ کے دوسرے اور چوتھے اتوار کو مجلس محاضرات قائم کی جاتی ہیں جس میں قرآن، حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام پر مبنی مقالے پڑھے جاتے ہیں۔
ماہانہ مجالس چاند کی ۱۱ اور ۱۷ کو منعقد کی جاتی ہیں۔ صدیق گلشن کی ایک اور خاص بات جو دوسری خانقاہوں کے لئے قابل تقلید ہے وہ یہ ہے کہ مجالس سماع سے پہلے ذکر الٰہی ضرور قرار دیا گیا ہے چاہے ماہانہ مجالس ہوں یا عرس کے ایام مغرب تا عشاء حلقہ ذکر منعقد ہوتا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد ہی محفل سماع منعقد ہوتی ہے۔
بحرالعلوم کا عرس شوال کی ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ کو منعقد ہوتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان کے اعراس بھی اسی خانقاہ میں منعقد ہوا کرتے ہیں۔ ۲۷ رجب بحرالعلوم کی پیدائش کا دن تھا ہر سال اس دن بھی آپ کے علم سے آپ کی یاد اس طرح منائی جاتی ہے کہ سال تمام میں حدیث کی کوئی بھی کتاب تکمیل کرنے والوں کو اسی دن یعنی ۲۷ رجب کو ہی تقسیم اسناد روایت کے جلسہ میں سندیں عطاء کی جاتی ہیں۔ صحاح ستہ کی تکمیل کرنے والوں کی دستار بندی کی جاتی ہے جلسہ سے قبل روایتی جلوس نکلتا ہے جس میں صرف طالبان حدیث ہی شرکت کرتے ہیں۔ یہ منظر بھی قابل دید اور قابل رشک ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ صحاح ستہ کی روایت کی تکمیل کے لئے کم از کم دس سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ الحمد للہ بحرالعلوم کی تیسری پشت سے علم قرآن و حدیث کی ضیا پاشیاں جاری ہیں۔ آج کل بحرالعلوم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت غوث محی الدین صدیقی مدظلہ العالی سجادہ نشین ہیں جن کی زیر نگرانی صدیق گلشن کی یہ سرگرمیاں جاری و ساری ہیں۔ قابل قدر ہیں وہ خانقاہیں جہاں اللہ والوں کا علم اور فیضان جاری ہے۔

تیار کردہ: محمد عباس علمبردار صدیقی
مہتمم حسرت اکیڈیمی

صدیق گلشن نزد بہادر پورہ حیدر آباد دکن

بارگاہ بحر العلوم علامہ حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت

سابق پروفیسر و صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی (۱۸۷۱ ۔ ۱۹۶۲)

بحر العلوم حضرت العلامہ محمد عبد القدیر صدیقی حسرت رحمتہ اللہ علیہ حیدر آباد دکن کے ایک صوفی عالم دین تھے بحر العلوم کا سلسلہ نسب ۲۷ واسطوں سے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ کے پیر و مرشد آپ کے بڑے ماموں حضرت خواجہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ تھے اور ان سے خلافت حاصل تھی آپ مجمع السلاسل ہیں اور ۱۷ سلاسل میں بیعت و خلافت تھی زیادہ تر آپ قادریہ اور چشتیہ سلسلہ میں بیعت لیتے تھے ۔ ۱۹۱۹ء میں عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام سے ہی سب سے پہلے صدر شعبہ دینیات اور پروفیسر حدیث مقرر ہوئے تھے جنھیں وظیفہ کی عمر تک پہنچ جانے پر بھی شاہی فرمان کے ذریعہ مسلسل دس سال تک توسیع دی جاتی رہی کیونکہ آپ کے تبحر علمی کا ہم پلہ اس وقت ہندوستان میں موجود نہ تھا ۔ دراصل بحر العلوم حضرت صدیقی کا گھرانہ ہی علوم دین کا گہوارہ تھا ۔ آپ کے والد ماجد حضرت شاہ محمد عبد القادر صدیقی بھی ایک ممتاز عالم دین اور کئی کتب کے مصنف تھے جنھوں نے فتاوی محبوب شاہی بھی مدون کی جس کی ۱۶ جلدیں ہیں ۔

بحر العلوم نے بھی یونیورسٹی کے علاوہ اپنے دولت خانہ پر بے شمار تشنگان علم کی پیاس بجھائی ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کو چار واسطوں سے صحاح ستہ (بخاری ، مسلم ، نسائی ، ابوداود ، ترمذی اور ابن ماجہ) کی روایت حاصل تھی ۔ آپ نے قرآن کی مکمل تفسیر لکھی اور تصوف اور دیگر علوم اسلامی میں آپ کی کئی تصانیف و تالیفات ہیں جن کی اشاعت کا اہتمام حسرت اکیڈمی کرتی ہے ۔

آپ ۵۷ سال تک صحاح کی روایت دیتے رہے اور تفسیر و تصوف کا بھی درس دیا ۔ ۲۴ مارچ ۱۹۶۲ء میں آپ کا وصال ہوا اور تدفین آپ کی زر خرید جائیداد میں عمل میں آئی جو آج " صدیق گلشن " کے نام سے جانی جاتی ہے ۔ درگاہ شریف کا چبوترہ نہایت وسیع ہے اور گنبد ابھی زیر تعمیر ہے ۔ درگاہ سے متصل کتب خانہ بھی ہے جس میں زیادہ تر نادر و نایاب عربی کتابیں ہیں ۔ علماء ورثۃ انبیاء ہوتے ہیں اور یہ بھی ورثہ میں علم ہی چھوڑ جاتے ہیں ۔ چنانچہ آپ کا علم آپ کی اولاد کو ورثہ میں ملا اور آپ کے بعد سلسلہ درس و تدریس جاری رہا ۔ آپ کے صاحبزادگان بھی دوران ملازمت جہاں جہاں رہے برابر درس تفسیر اور حدیث دیتے رہے ۔ اب صدیق گلشن بھی عام خانقہوں سے ہٹ کر علمی خدمات کے لئے نہ صرف مرکز مانا جاتا ہے بلکہ

(۴) مسلم لڑکیوں کی تعلیم

ردولی شریف میں مسلم لڑکیوں کے لئے تعلیم کا کوئی اچھا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے سوسائٹی نے چشتیہ نسواں اسکول، اول تا انٹرمیڈیٹ کا مصمم ارادہ کیا ہ جسکے قیام کے مصارف تعمیر و اساتذہ کا تقرر چھتیس لاکھ روپئے (3600,000) ہوگا۔

اپیل

لہذا مذکورہ رواں شعبہ جات اور مجوزہ منصوبہ جات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علم دوست اور مخیر حضرات امداد کے ہر موقع پر خصوصاً رمضان شریف اور بقرعید کے موقع پر اپنی خاص توجہ سے ادارہ کا بھرپور تعاون فرمائیں اور مسلمان خصوصاً غریب مسلمانوں کے نونہالوں کو علمی۔ تمدنی روشنی سے آراستہ کرنے میں حصہ لیں۔ اور علوم دینیہ کو ترقی و عروج بخشیں۔ اللہ تعالی آپ حضرات کو کار خیر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

سکریٹری چشتیہ ایجوکیشنل سوسائٹی

خانقاہ حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق ردولی شریف (ضلع فیض آباد، یوپی)

پن کوڈ نمبر: ۲۲۵۴۱۱ فون نمبر: (۰۵۲۴۱) ۳۵۱۱۰

چیک یا ڈرافٹ اس نام سے بنائیں:

Secretary

Chishtiya Educational Society A/c No. 1200

BANK Of BARODA

Rudauli Branch District Faizabad

سوسائٹی کے زیر انتظام فی الوقت چلنے والے موجودہ شعبہ جات

(۱) مدرسہ چشتیہ صابریہ فیض القرآن

(الف) شعبۂ حفظ و قرآت و شعبہ درس نظامیہ اعدادیہ تارابعہ

جسمیں مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونی طلباء کے لئے قیام و طعام علاج و معالجہ کا معقول انتظام ہے اور تشنگان علوم دینیہ اپنی علمی پیاس بجھا کر علم و عمل سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اساتذہ کی باصلاحیت جماعت تدریسی و تربیتی فرائض انجام دے رہی ہے۔

(ب) شعبہ درجات پرائمری

اول تا پنجم دینیات اسلامی کے ساتھ ساتھ ہندی، انگریزی، حساب، جغرافیہ، تاریخ، سائنس کا منظور شدہ کورس پڑھایا جاتا ہے۔ قصبہ اور اطراف کے تقریباً چھ سو طلباء و طالبات اپنی ابتدائی زندگی کو علم و نور سے منور کر رہے ہیں۔ معلم و معلمات کی تجربہ کار جماعت مصروف تعلیم و تربیت ہے۔

۲۔ حق اسلامک لائبریری

جس میں دینیات و ادبیات پر مشتمل تقریباً پانچ ہزار کتب و رسائل کا نایاب ذخیرہ موجود ہے۔ جو باذوق قارئین کے لیے مفت مہیا ہے۔

چشتیہ ایجوکیشنل سوسائٹی کے اہم مجوزہ منصوبے

(۱) شعبہ حفظ و قرآت و درس نظامی کی توسیع کے لیے دارالاقامہ کی تعمیر جو تین منزلہ چھتیس کمروں پر مشتمل پر شکوہ عمارت ہوگی۔ جس کی لاگت تقریباً پینتیس لاکھ روپئے (3500,000) ہوگی۔

(۲) بیرونی طلباء کے لئے باضابطہ مطبخ کا قیام جس میں ناشتہ اور دونوں وقت کا کھانا۔ جس کا سالانہ مصارف پانچ لاکھ روپئے (500,000) ہوگا۔

(۳) شعبہ پرائمری کی اول تا ہائی اسکول کی تعلیم جس میں موجودہ چودہ مدرسین کے علاوہ آٹھ معلم و معلمات کا تقرر جن کے سالانہ مصارف تنخواہ دو لاکھ روپئے 200,000 ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہ ● ☆ ● کہ دروے بود قیل وقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشتیہ ایجوکیشنل سوسائٹی

خانقاہ حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق علیہ الرحمہ
ردولی شریف ضلع فیض آباد اتر پردیش الہند

ایک اجمالی تعارف:

ردولی شریف جو اتر پردیش کی مسلم اکثریت پر مشتمل ایک قدیم بستی ہے جسمیں کثیر تعداد میں اولیائے امت و دانشوران قوم و ملت کی آماجگاہ ہے۔ آج سے تقریباً چھ سو سال پہلے حضور کبیر الاولیاء جلال الدین علیہ الرحمہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ خاص حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق علیہ الرحمہ نے ردولی شریف میں قیام کے دوران سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی پہلی خانقاہ کی بنیاد ڈالی۔ جسمیں سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی روشنی میں وہ عظیم دینی و روحانی کام ہوا جو پچھلی تمام تصنیفات میں سنہرے حرفوں میں لکھا گیا۔ اور موجودہ دور میں یہ خانقاہ اسی انداز سے کام کر رہی ہے اور تشنگان شریعت و طریقت اپنا اپنا وافر حصہ پاکر آسودہ آرام جاں ہو رہے ہیں۔ ماضی قریب میں خانقاہ ھذا کے موجودہ سجادہ نشین پیر طریقت شہزادہ حضور شیخ العالم حضرت شاہ عمار احمد احمدی نیر میاں صاحب قبلہ نے اپنے مخصوص احباب و مریدین کے پیہم اصرار پر چشتیہ ایجوکیشنل سوسائٹی رجسٹرڈ کا قیام فرمایا۔ لہذا سوسائٹی اپنے قیام کے وقت سے دینی، تربیتی، ثقافتی، اور عصری تقاضوں سے لیس ہو کر اپنے مقاصد کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے۔

تعارف فیضان ولایت ٹرسٹ

میرے ہادی برحق حضور قطب العرفان ہاشمی و صابری علیہ الرحمتہ و الرضوان کے فیضان نسبت اور چشم عنایت نے شعری و ادبی صلاحیتوں کو جلا بخشا اور تصنیفاف و تالیفات کی توفیق سے نوازا۔ وہیں اس دور میں جب کہ اسلام سے وابستگی کا دعویدار ایک طبقہ عظمت رسالت اور فیضان ولایت سے بغض و عناد کا حامل اور باہمی افتراق و نفاق کا ساعی ہے اس کی تحریک نے اس وابستہ دامن ولایت کو اس امر کے لیے آمادہ و متحرک کردیا کہ اپنے عقیدہ و مسلک کی حقانیت کی روشنی کو پھیلانے کے لیے اپنی انفرادی توجہ اور کوشش کو ایک اجتماعی و اشتراکی شکل دی جائے اس لیے اپنے بہی خواہوں اور مخلصین کے مشورہ سے فیضان ولایت ٹرسٹ، قائم کرکے اشاعتی اور تعلیمی مقاصد کو روبہ عمل لایا جائے۔۔

الحمد للہ اس ٹرسٹ کو قائم کرکے اس کے نام سے مفید ضروری اور معلومات آفریں کتب شائع کی جارہی ہیں۔ بفضل تعالی اس حقیر صابری شاعر و ادیب کی حسب ذیل کتب اب تک شائع ہوچکی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے جس کے لیے میں جس قدر اپنے مہربان پروردگار کا شکر ادا کروں کم ہے۔

تفصیل کتب مطبوعہ سابقہ و حالیہ

(۱) فیضان عرفان۔ (۲) گلدستہ نجمتہ الثاقبہ۔ (۳) جشن میلاد سرور کونینؐ۔

(۴) وقت کا تقاضا۔ (۵) شان غریب نوازؒ۔ (۶) شان ہند الولیؒ۔

(۷) شان بندہ نوازؒ۔ (۸) شان محبوب الٰہیؒ۔ (۹) شان مخدوم صابر پاکؒ۔

(۱۰) شان رحمت (گلدستہ نعت)۔ (۱۱) گلدستہ سخن حصہ اول۔ (۱۲) گلدستہ سخن حصہ دوم۔ (۱۳) اسلامی تصوف اور خانقاہی نظام کی روشنی معہ انگریزی ترجمہ و مضامین۔

آخر میں ناظرین و قارئین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے طور پر جس طرح ممکن ہو ٹرسٹ کے مقاصد میں تعاون کے ذریعہ حوصلہ افزائی فرمائیں۔۔ (ثاقب صابری)۔

that every thing would appear as though a person is seeing it and thus praise Allah. It is also an aspect of Hadith - e - Ihsan.

Medidations are meant to see Noor - e - Ilahi several practices had been prescribed by several Sufis of the sufi orders. But these may be in accordance with shari'at so as to achieve the goal. In meditation all the senses are made Subordinate to the will power and attention (Tawaju) it is better for a person to learnt it by his Murshid. Such beginnertill he gets perfection in his meditation he should often seek guidence of his murshid. Zikr is also of many types. Differences are also there in zikr of kalima Tayyaba according to the sufis orders. The knowledge which a disciple gets from his murshid is called Faiz. And the influence of meditation and repetation (zikr Allah's names) is called Nisbat.

There are three types of existance one who has his self existence secondly existance in inteligency thirdly to bring some one into existence by determinations and its zil. speaking correctly , source of zil is exsistance therefore sufis say there is only one existence (wajud). Therefore He is in all and all are in Him. There is divinity in Islamic creed hence one who seeks asylum of this creed he would be forgiven for all his sins even of shirk also and would be sent to Heaven. Belief in God's unity (Tawheed) is nothing but strong belief in His wajud and its determinations. By regular several practices one shall have contemptations.

When the non existence in external is known seen and felt it is Bood (to be) by the existence and when felt that his existence is not his own but given by allah then he is called Nabood (not to be). Who ever gets directly additional existence (wajud Izafi) he is called 'Abd (God's slave). There was no one except the prophet Mohammed (B.P.U.H) to receive this additional existence directly from Allah hence he is the only 'Abd and the others are slaves of the slave. It is to be noted that Allah or Rab is ain (almost alike) of the slave but the slave is a dignity of manifestation (shan - e - zuhur). The entity of the slave is in the ilm (knowledge) - e Ilahi and had taken the form of a soul (Ruh). ☆

but it is a cheating. Only souls could be accessible. This follower ascends or is elevated till the stage of Haqiqat - e - Muhammadi. From there he gets closer to the attributes of Allah. Such persons are called wali by Allah. ilm and eman (knowledgeand action) of a person must be like a commentary of a Ayat of Quran.

Every one may remember that Allah created the souls long before he built Hazrath Adam Aley his salam . One of the Hadis also mention that the prophet (P.B.U.H) was a nabi when Hazrath Adam was in Aab wa gil (water and mud).In Quran it is mentioned that Allah after gathering all the souls asked them whether He is not their Rub. All of them answered yes. Unless the souls are not aware of how they have come into existence they could not reply like this. The reality is that Noor (refulgence) which is a Ta'yyun (determination of Allah) acted on the abilities of 'Ayan - e - thabitha and thus soul came into existence and like the Noor it has no shape and no form. it is very difficult to see it unless it takes the form and shape of a person just like the Angel Gabriel appeared before the sahabis in the formof wahi kalabi. So also Allah permits His wali after his worldly death to appear in his body form on the earth whenever he needs it. The zil of wajud after ta'yyun (determination) when acted on the abilities of 'Ayan - e - thabita. Naqsha-wa- khaka became visible. That is why Ma'loom has Naqsh - wa - khaka whereas soul has no shape no form. Allah has surrounded every creature by His ilm. Hence whereever a person goes He is with him by His Ilm . A person could see attributes of Allah at all sides every where. Allah had mentioned He had ascended 'Arsh and hence He called the prophet (P.B.U.H) at Arsh. Every muslim is his benediction raise his hands towards Arsh. Elah is particular attribute of Allah which stands as origin for Rub, Rahman etc. This Elah is involved in birth of the creatures till death through many attributive names of Allah. All this knowledge is to make the belief strongest so much

and evil is for him. For this He must get education and know what is good and what is bad for him. A muslim knows Allah is a creator of all creatures and their actions ('Amal) but He is not the doer or performer of actions. So called sufis or Murshids teach their disciples that Allah alone is the doer or performer of actions for all creatures which is absolutely wrong. Suchsufis though may say it loudly or not they say Allah in disguise is doing the work of a scavenger and also of prostitutes which is as absurd as anything.

In the next stage they preach that only Allah exists and the creatures are His manifestation. According to them wajud (matter) is zat (His entity) and without wajud ' Adam could not exist. Hence the universe and the things in it are His manifestations. This concept is not correct. Wajud is neither zat nor His attribute (sifat) but it is Ta'yyun (determination) of Him. This determination casted His refulgence (Tajalli karna) on the ability and capacity of reality of Muhammed. Thus a form got obtained which in Dakhili maratib is named Ahmed. Therefore Haqiqat - e Muhammadi is no other than Ahmed. From there the shadow (zil) of this Ta'yyun fell on the ability of all 'Adam and thus they came into existence. Existence of creatures is different from the wajud of Allah. He is wajud and creatures are maujud. This is the theory of existence. La Maujud Il lal lah is incorrect so also La mshhud Il lal lah. Allah could not be visualised with eyes in this world. He could be felt or seen by the eyes of heart. Even the prophets (P.B.U.H) had not said anything about zat of Allah or His attributes even they have not said about the souls (Ruh) of creatures. Hence we people do not know about souls, but some people say they visualise (Mushhida Karna) Allah. This is also wrong. To get close to allah. one has to be close with the prophet (P.B.U.H.). This closeness could only be achieved by following the prophet (P.B.U.H) in every walk of life; Relevance (Rabt) with the prophethood (Risalat) is Deen and Eman people meditate for the accessibility of Allah

prophet of Allah. Such people whole heartedly looses intention of evil acts, and believes Allah, prays him acts in life obediently without any murmur.

A Sufi hears every word attentively with all its characteristics . In Quran also it has been adviced to hear attentively and whole heartedly without having outside tensions . A sufi understands well through discourse. Hearing is an important factor in discourses where as heart visualises the reaiity. A sufi hates to hear about the worldly life and takes pleasure to hear about what Allah had said. A sufi is bound to read Quran loudly, and repeat every Aayat as many times as he could till his heart may go on reciting the same and his ears may listen it . By reading the Aayat so often a sufi gets new explanations of the Aayat. And thus a sufi is trained to get closer to Allah by reading every word of Quran. ilm begins with hearing, then understanding it, keeping it in memory and acting over it. Therefore full freedom, liniency and time may be given to the speaker and the listener must hear him attentively. a sufi is bound to adhere to abstinence. As ilm is a successor of piety a sufi gets acquainted with ilm - e - Ilahi. Sufi orders recognises heart as centre of ilm. Thus a heart without love of worldly affairs receives perfect ilm. Certainty of this ilm Provokes the believer for acts like Faqr, Fana fillah, forgiveness politeness, cheerfulness simplicity, truth, self content generosity of Nafs performance of midnight prayers these are some of the acts that are taught to a sufi in addition to zikr, Muraqaba etc. Different sufi orders had prescribed different ways of zikr and Muraqaba.

A common person knows the meanings of the Islamic creed. He disaproves the several dieties which is called Nafi or to negative and approves Allah to be worshipable which is said Isbat ie affirmate (Isbath karna). But the Murshids have made it a science. A muslim pays his utmost respect to the Prophet (P.B.U.H.) He makes his efforts to be obedient to the prophet (P.B.U.H.) And to Allah. He knows that every good

and these two things try to hold their reins to keep them within limits. Discipline of khanqahs teach them manners and habits and friendly intercourse with others.

SUPERIORITY OF SUFISM:

A sufi in reality is he who acts on Quran, Hadith and knows well about the acts which would secure him virtue and which brings punishments of Allah for him. The other knowledge (ilm) which he should acquire is ilm - ul - Haal . Ilm - ul Qiyaam, ilm - ul - khawatir, ilm - ul - yaqeen, ilm - ul - Ikhlas and ilm - ul - Nafs, ilm - un - Nafs is very important in sufism because one who would know he could easily see the right path and could walk over it. Shahabuddin suherwardi had mentioned other several ilms in Awarif ul - mu'arif. Then he had mentioned about love and its kinds and finally about ilm - ul - Mushahidat like Haibath and uns , Qabz wa Bist, Qabz, Human, Bist wa Nishat, Fana , Baqa etc. Diferences in Ahwaallof Fana like Istikar, Jama Farq, lawami, Tawale, Baw'adi, Sahu, Sukr etc. Like this Taqwa (piousness) is based on ilm (knowledge) these uloom according to his knowledge are meant to lead a follower closer (Qurb) to Allah and Yaqeen. Due to this a sufi becomes more attentive towards Allah and then only he receives Tajallis of Allah and then alone he understands well the other uloom and ma'rif . Behaviour of a sufi then exhibts behaviour of Angels, his manners and morality get converted into manners and morality of siddiqeen. At this stage he attains closeness of Allah. (Qurb - e - Ilahi). A sufi revives sunnat (traditions). He understands well about the traditions of the prophet (P.B.U.H.) and acts upon it loosing his intension and entity. Thus a sufis is close to Allah who always tries to bring every person close to Allah. The pious people of the previous centuries had said that for every twenty persons a sufi is required to educate and train them. For this role of sufis he is supposed to be a successor (wards) of the

philosophy. Sufis incorporated a little logic and philosophy in Islam and accordingly brought a change in Muslim Philosophy. Hence they adopted certain terms to explain certain things: They started hearing songs though in praise of Allah or the prophet (P.B.U.H.) on musical instruments and began dancing. They got a name of dancing derwishes. Like in Reg veda they started to teach the disciples a doctrine of Allah's manifestation and began calling to each other Allah or Maula. In this regard Bhagti movement also played a vital role. Meditation of different types had been started touching the boundries of Mesmarism. Sufis adopted a kind of dress and a cap. But the main thing which affected the minds of the people was their logical and philosophical teachings which opened a way for sins. Nothing was good or evil for them. Sex practices are being easily taken pollution of race is happening. They had a concept of reunion with Allah after their death.

Hinduism till now was very rigid in its dogmas and practices. They never allowed the lower caste people to marry in higher caste; kept the women of lower caste as concubines but they never married them nor allowed them to sleep in their bed. Such race ever remained depressed hence sufism influenced many such people both men and women got converted into Islam. Most of the parts of the Islamic world has Sufism and hence at some such places converted people are many. These converted people enjoy all such rights and privileges of a Muslim. Western countries feeling the danger of this conversion started non Islamic sufi movements. But still the sufis though right or wrong in their conception had their holds. One thing is common among these so said mystic people. The Christian or Hindu or Muslim mystics have fraternity among themselves. Theology and religious ulemah's presence is like a whip for such Sufis

تعارف خانقاہ قادریہ باقر نگر و ایوان طریقت قاضی پورہ حیدر آباد

الحمد للہ اس فرخندہ بنیاد شہر حیدر آباد میں تصوف و طریقت کے میناروں کا وجود اہل سنت والجماعت مسلمانوں کے لیے قابل فخر و ناز ہے۔ شہر کے ایک معروف و معزز علاقے قاضی پورہ میں آستانہ حضور خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ العزیز کے ترجمان کی حیثیت سے ایوان طریقت گزشتہ یک صدی سے اپنا فیضان جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس خانوادہ قادریہ کے جد اعلیٰ حضرت سیادت پناہ حافظ سید محمد بادشاہ حسینی القادری قدس سرہ العزیز کے نامور نور نظر اور خلیفہ مکرم قطب الاقطاب حضرت حافظ سید شاہ محمد صدیق علی حسینی المعروف بہ حضرت خواجہ محبوب اللہ کے نور نظر اور خلیفہ ذی کرم قطب دکن حضرت شاہ محمد باقر حسین القادری المعروف بہ حضرت فقیر پاشاہ صاحب قدس سرہ العزیز اور پھر ان کے لخت جگر و ممتاز خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ سید شاہ جعفر صادق حسینی القادری المعروف بہ حضرت صادق پاشاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے فیضان نسبت سے ایوان طریقت کے قیام کے ذریعہ خانقاہی نظام کا ایک روشن اور پر فیض مرکز بن کر اب تک تابدار ہے جہاں تقریبا ایک صدی سے رات دن، رشد و ہدایت، وعظ و نصیحت، درس تفسیر و حدیث، محافل ذکر و اذکار، تزکیہ نفس و مراقبہ کی تربیت اور قصیدہ بردہ شریف و سماع خاص کی مجالس کا انعقاد بالا التزام جاری ہے۔ الحمد للہ پندرہویں صدی ہجری کے دوسرے دہے میں اس خانوادہ مکرم کے ایک نور نظر لخت جگر پیر طریقت حضرت سید شاہ حیدر علی حسینی المعروف حضرت حیدر پاشاہ صاحب قادری کی خصوصی توجہ اور مساعی سے ایوان طریقت کے زیر انتظام آستانہ باقر نگر میں جہاں حضرت خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے آرام فرما ہیں اس میں ایک مسجد اور خانقاہی عالیشان عمارت کی تعمیر کے بعد اس کو خانقاہ قادریہ سے موسوم کر کے اس میں خانقاہی تمام تر مصروفیات کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور اس خانقاہ قادریہ میں دو وقتیہ لنگر کی تقسیم کے لیے ایک رفاہی ٹرسٹ قائم کیا گیا ہے اور اس کے تحت عوامی صحت و تندرستی کی بقاء کے لیے میڈیکل کیمپس کا بھی انتظام رو بعمل لایا جائے گا۔ اس سارے فیضان کے ذمہ دار حضرت مکرم حیدر پاشاہ صاحب کے ساتھ ان کے برادر حقیقی دست راست حضرت سید شاہ احمد علی حسینی المعروف حضرت محمود پاشاہ قادری ہیں۔

ایوان طریقت اور خانقاہ قادریہ میں مخصوص مواقع پر آثار مقدس کی زیارت بھی کرائی جاتی ہے۔ ●

(Hikmat) and divine power (Qudrat) - Thus Qadariya order lays emphasis on purification of heart. Naqshbandiyya order lays emphasis on contemptation chishtiyya for love of Allah. In Fusus - ul - Hakm Ibn 'Arabi mentions, ' to know the reality (Haqiqat - e - Ashya) of things is called Hikmat. To explain us Ibn 'Arabi has given examples. Allah according to men's attributes like yadullah (Hand of Allah) Aynama Tuwallu Fasamma wajhullah (wherever you turn you shall see the face of Allah), Innal laha khalaqa Aadama 'Ala Surathi (Allah) has created Adam according to his face Further for surat and wajhe Ibn 'Arabi mentions names and attributes (sifaat) are called face (surat). Allah could only be visualised through wajud and wajud is not known to us. If wajud is non eternal and created it is called Hu - az - zahir. Najmuddin kubra in mirsad - ul - Ebad mentions when Allah determined (Ta'yyunat) wajud, the refulgence (Tajalli) of its zil created wajud of things which also is mazher (natural phenomena) of divine names and attributes.

To know how soul was brought into body is called ma;rifatshuhudi. To know soul is imposible. Only attributes of soul could be seen and felt. The place where attributes of Allah get focussed is called 'Arshullah.

Mujaddad Alaf - e - Thani also has mentioned in his letters that no prophet had said that creatures are manifestations of Allah. Further he says if there is only one wajud and all are manifestations of it then all are worshipable and even idols also. Only zil of sifaat and Af'aal get focussed (Tajalli Hona) even the prophets Angels and companions of the prophet Muhammed (P.B.U.H.) are helpless in Ma'rifat. (mystic knowledge of Allah). Further he mentions, Allah enclosed everything through His 'Ilm (Knowledge) and is near to them. Non existed and created could not be 'Ayn to Allah having capability to be exactly as Him. Wajud is not zat

Khanwadah Adamiya mansoob to Shaik Adam Binnuri.

Encyclopedia of Britannica and Dictionary of Islam had given some blahphemous words uttered by Bayazid Bustami and tried to prove that sufis alwaysa act and say against Shari'at.

Where as the above mentioned authors have not referred to the advises of Hazrath Junaid who says there is no other way to the people except to follow the path of the Prophet (P.B.U.H.)

Hazarth Noori says who ever utters a word against the shari'at you should leave him at once. Hazrath Khwaja Naseeruddin Chiragh Dehlavi says unless a man walks on the path laid down by the Prophet (P.B.U.H.) one cannot get the favour of Allah.

In two orderslike Qadariyah and Chistiyah many changes have been in - corporated but when and what no body knows it. Shaikh Abdul Qadir Jeelani the founder of Qadri order in his book Futuh -vl - Ghayb had mentioned sufism could not be learnt either by discourse, discussions or reading the books. One has to sit before a sufi, eat less, leave off all tastes taste of food, sex taste, ear and eyes taste. He must admit Allah to be ilah and surrender himself to obey all his comandments. Purify the inner breast, keep cheerful, do not harm anybody , follow patience help others respect elders and learned people, be just in social contact. leave off hoardings and give valuable correct advices to people. One who is good in behaviour and Character he is so much close to Allah. Shaikh says Allah is the creator of all acts of mankind at their claim and creatures perform it. Exixtence is known by His attributes : attributes (Sifaat) are recognised by acts (fail) 'ilm by Iradah' (trend intention) and intention through action. Allah is concealed (Ghayb) is innermost (Batin). But he is Zahir (Out ward condition) in his wisdom

Najibuddin Suharwardi.

14. Khanwadah Firdousiyan mansoob to Shaikh Najmuddin Kubra Firdausi.

The above are the original Khanwadas but their branches are as follows:-

1. Khanwadah Qadariya Gousiya mansoob to Ghouse - ul - Azam.
2. Khanwadah Yasuya mansoob to khawaja Ahmed yasu.
3. Khanwadah Naqsh bandiya mansoob to Khwaja Bahauddin Naqshband.
4. Khanwadah Nooriya mansoob to Shaikh Abdul Hasan Noori.
5. Khanwadah Khizruya mansoob to Ahmed khizruya..
6. Khanwadah Shuttariya 'Ishqiya mansoob to Shaikh Abdullah Shuttar.
7. Khanwadah Hasniya Bukhariya mansoob to Syed Jalal Maqhdoom Jahaniyan Bukhari.
8. Khanwadah Zahidiya mansoob to khwajah Badruddin Zahid.
9. Khanwadah Ansariya mansoob to Hazrath Shaikh - ul - Islam khwaajajh Abdullah Ansari.
10. Khanwada Safawiyah mansoob to Shaikh Safiuddin
11. Khanwadah 'Idrusiya mansoob to Abdullah al Mecci al 'Idrusi.

Another Sufi shah Waliullah Muhaddis Dehlawi in his book mentions that in a period some other khnawadahs sprang up like khanwadah Moeeniyah mansoob to khwajah Moinuddin Chisti From Naqshbandi Hazrath Ubaidullah in Ajmer Ahrar formed Ahrari khanwadah.

Khanwadah Quddusi mansoob to Abdul Quddus Gangohi

Khanwadah Ghousiya mansoob to Shaikh Mohd. Gawaliyari.

Khanwadah Baguya mansoob to Khawajah Baqi Billah.

Khanwadah Ahmadiyah mansoob to Shaikh Ahmed Sir Hindi.

11. Rahmani - Branch of Kalwati in Algeria.
12. Rifa'i - originally in southern Iraq with branch in Syria and Egypt.
13. Sannusi - In India.
14. Shattari - in India , Pakistan , Malaya and Indonesia.
15. Suhurwardi - founded in Baghdad, now in Afghanistan, India, Pakistan and in other parts of Islamic world:
16. Tijani - North and West Africa and Sudan.
17. Chishti - founded in Iran now in India, Pakistan and in addition to this some parts of the Islamic world.

In addition to this one Muhammed Masihuddin Khan a Khalifah of Hazrath Ashraf Ali Thanavi in his book mentions the orders of sufis as follows:

1. Zaidiyan mansoob (attached or attributed) to khwajah Abdul Wahid bin Zaid.
2. 'Yyaziyan mansoob to khwaja Fuzail bin ' Ayaz.
3. Khanwadah Adhammiyan mansoob to khwaja Ibrahim bin Adham.
4. Khanwadah Hubiriyan mansoob to Abu Habiratah - ul - Basri.
5. Khanwadah Chishtiyan mansoob to khwaja Munshad ulwi Dinuri.
6. Khanwadah 'Ajmiyan mansoob to khwaja Habib 'Ajami.
7. Khanwadah Taifuriyan Mansoob to sultan - ul - Arifeen Bayazid Bustami alias by taifur.
8. Khanwadah Karkhiyan mansoob in maroof karkhi.
9. Khanwadah Saqtiyan mansoob to Sri Saqti.
10. Khanwadah Junaidiyan mansoob to Syed - ul Taifa Junaid Baqhdadi.
11. Gazrooniyan mansoob to Ishaq Gazroon.
12. Khanwadah Tusiyan mansoob to Shaikh ' Alauddin Tusi.
13. Khanwadah Suherwardiyan mansoob to Shaikh

and thus Allah sanctions it. A soul at any stage by any practice could not get united with Allah. The word of reunion used by the author is also incorrect. Soul was never united at any time. A person still has to know the naturæ of soul (Haqiqat - e - ruh). sufis had created certain forms of practices to purify the soul so as they may seek nearness (Qurb) of Allah. for this they had prescribed zikr - reciting certain names of Allah in a established way and secondly meditation (Muraqibah) through which a person is trained to over look the created and feel the creator.

At present sufis due to their knowledge and practices had been divided into several sects or orders. Encyclopedia of Britannia has mintioned that there are seventy sufi orders which are existing at present and the most important of them are as follows:-

1. Alwai - Branch of the Darqawi - Shadhili, in Algeria Morocco, Syria, Jordon, Isreal and Ethopia.
2. Bektashi originally in Turkey. Now chiefly in Balkans Burhani in Egypt.
3. Darqawi - in Libenon and Ceylon.
4. Isawi - in Tunisia.
5. Khalwali - a branch of the suhurwardi originally in khorasan with branches in various parts of Islamic world.
6. Madari - India and Pakistan.
7. Mawali originally in Turkey, spread to other parts of the former ottoman Empire.
8. Naqshbandi - originally in Turkistan with branches in all Islamic countries of the Near East and in Central Asia, China, India and Pakistan, Indonesia.
9. Niamatullahi- in Iran, branches of Qadri.
10. Qadri - originally in Baghdad with branches all over the Islamic world.

has no matter). All things are not emanation of Him. His matter has been determined (Taiyyun) and the effect (zil) of such determination has given life and existence to ' Adam Ezafi. Hence they are distinct•Matter (Wajud) is not Allah but a determination of Allah. Islam in reality is totally different from all religions. Philosphy of islam is very simple, acceptable and rational. Allah says "Zarratin kharain yara zarratin sharrain yara "That is an atom of good is for the creature and an atom of evil is also for him. That is why a day of account or Resurrection has been fixed. Meezan an instrument to weigh good and evil events would be there and those who have good in their account would go to Heaven and the others shall go to Hell. Allah has promised to give many comforts to the people of Heaven and much torment to the people of Hell. Hence this conception that there is no difference between good and evil is wrong from Quran and sunnat and this is also wrong to say that Allah is an author of the acts of mankind. But it is like this, no sooner a man intends for any act, Allah creates its "Kun Fayakun " and it happens. Hence man is the Real Author of the acts of mankind where as Allah is only creator of acts of mankind. Allah by his perfect 'Ilm'has estimated the (Iqtiza) requiste of a man. Allah has given wisdom and sense of judgement and authority (Ikhtiyar) to a man to use it. Therefore an atom of good or evil act is only for a man and Allah is not responsible for it. Further More it is totally wrong to say that Allah fixes the will of a man and man therefore is not free in his actions. A muslim has 'Aqaid (faith and belief) that Allah estimates through the intelligence of his 'Ilm (Knowledge) about the would be activities of a person in future (Qadri khairihi wa sharrihi menallah utala) after the man receives education. Knowledge .Wisdom and company of others and then decides it through his judgement powers. It is called Iqtiza

advantageous than others, among which is al - islam of which sufism is the true philosophy.

4. There does not really exist any difference between good and evil, for all is reduced to unity, and God is the real Author of the acts af mankind.
5. It is God who fixes the will of man: man therefore is not free in the actions.
6. The soul existed before the body and is confixed within the latter as in a cage. Death, therefore, should be the object of the wishes of the sufi, for it is then that he returns to the bosom of divinity.
7. It is by this metempsychosis that souls which have not fulfilled their destination here, below are purified and become worthy of reunion with God.
8. Without the Grace of God which the sufis call Fazlullah no one can attain to this spiritual union but this they assert, can be obtained by fervently asking for it.
9. The Principal occupation of the sufi, whilst in the body, is meditation on the wahdaniyah or unity of God. The remembrance of God's names and the prograssive advancement in the Tariqah, or jour.

DISAGREEMENT OF SUFI DOCTRINES BY THIS AUTHOR:

I do not agree totally on this for there are many more interpretations by different leading sufis. If those are to be collected and compiled, then this would become a book of doctrines. Almost all such doctrines are against the Aqa'id (faith and belief) of sunnat uljama'ath or Hanafis. There is a lot of difference between Wajud and maujud. There is a real strangeness between the two. Allah has mentioned about the existence of all things in a form called mayyat or 'Adam without any matter or life but having a capability ofaccepting matter to come into existence. Yukh rijul Hayya minal mayyati. (Have been brought into life from the form which

Talid, son - in - law of the prophet and fourth Orthodox Caliph of the Muslims. This interpretation is very incorrect such people do not know the difference between Bai'at and Tasawwaf.Bai;at is to accept one as a disciple and to take an oath of allegiance where as Tasawwaf is to teach certain doctrines. These two are entirely different. Hazarth Ali could not engraft sufism uopon the legal system of the Quran and the Ahadis. Taking Bai'at is permissable from Quran such as in Surat Fatah — Bai'at Rizwan for avenging the infidels (Kafir, Kuffar)who according to rumours had martyred a muslim Hazrath Osman. Another Bai'at for repentence and to save from sins and to perform good deeds, in Surath Mumtahina. The third one is Bai'at un - Nisain surat Mumtahina to be taken from those muslim Ladies who are coming from Dar - ul - Harb to take an oath of allegiance not to indulge in shirk, not to theft, not to indulge in adultery ,not to kill their own children etc and to obey the prophet (P.B.U.H) in matters of shariat Muslim personal law): According to sunnat their is another Baith neither to borrow nor to beg or ask for help trom others. Bai'at for Islam, Bai'at Nisa, Bai'at of a minor, Bai'at of slave. There are a dozen Ahadis in regard of Bai'at at difference aspects. And Tassawwuf has nothing to do with it. After the fourth century Hijrah people styled themselved as Murshid in place of a Imam and enticed the people to come under their flag and to learn doctrine if they desire to know and see Allah. According to the dictionary of islam the Doctrines of the sufis are as follows:

1. Allah only exists. He in all things and all things in Him.
2. All visible and invisible beings are the emanation from Him. and are not really distnct from Him.
3. Religious and matters of indifference; they however serve as leading to realities. Some for this purpose are more

countries, Muslims became irregular and insincere in their practices. Thus a group of people which was still devote and sincere distinguished themselves by wearing a certain dress of wool and got called themselves" sufis".

SUFISM AS OBSERVED BY FOREIGNERS:

E.H. palmer in this book, Oriented Mysticesm on p608 has mentioned " Sufism is a Muslim adaptation of vedanta. Such conceptions are found in Reg veda" The reader of these pages himself could judge how far the conception of E.H. palmer is correct. Again on p 88 he has bitterly remarked against the Muslim sufis as follows:-

> "A sufi loses his own identity. then he attains perfection. The sufi doctrines are pantheistic and almost identical with those of Brahmins and Buddhism. They speak of union of man with God. Emanation of all things from God. Muslim sufis entertain this conception".

Muslim sufis got devided into many sects and established their own system. They plead that their system is based on certain tenets of Quran. Where upon I take only one to be true and the others to be false or manuplation of the Quranic tenet. These different groups in sufism led finally to the formation of orders or brotherhood. The order founded by Jalaluddin Rumi is known to the world as the "whirling or dancing durvishes", becuase of the dance their founder prescribed for them.

From 995 A.D. sufis began to write down sufi treatises.

SOME CLARIFICATION:

It might appear at first sight almost an imposobility for sufism to engraft itself upon the legal system of the Quran and the Ahadis with the detailed ritual and cold formality which are so strikingly exemplified in islam. But the sufis of the present age trace their origin from Hazrath Ali Ibn Abu

wajud (matter) zat wajib - ul - wajud and how this world came into existence.

Though these four groups or people of four periods seem to be different in their suluk (Practices). yet their goal was ever one. What ever they got by their knowldege and practices Allah awarded those state of condition (Kaifiyat) even after their death.

In sufism there is Tariqat. In Tariqat the sufis have given a name of " Suluk" to the different ways and methods (adopted by them) to get virtue of effect of divinity and to increase their assurance of belief by such effect yaqeen) to observe the divinity (mushahida) by their " Qalb". (Qalb is the zil or projection of Shahrag or juglar vein which in itself is a zil of subhan, the name of Allah).

This suluk is based on zikr - e - ilahi, done by different acts like recitation of names af Allah and Muraqibah (deep meditation). The sufi says, by such practices a person not only gets affected by divinity ; but feels presence of Allah (Istihzar) at every time and at every place. This is called Ihsan (to feel as if he is lookong to Allah or else Allah is observing him at all times). And all this is to increase Noor - e - Yaqeen. (Luminosity of assurance of belief). When a sufi feels such nearness of Allah he traverses and reaches sainthood (Qurab - e - vilayat).

Let this be in active knowledge that yaqeen is nothing except Noor - e - Haqiqat (Luminosity of reality - "Allah ") this if acquired. motivates one to be obedient of allah sincerely at all times and such energy is called Quwwat - e - Emani (velocity of faith). All this was acquired by the companions (sahabah) of the prophet (P.U.B.H) in the company of the prophet Muhammed (P.B.U.H.).

Muslims observed all such practices till the fourth century Hijrah. But due to the impact of other nations and

realism in poetry. Criticism to Hadith with Mutazili and Kadari tendencies in dogmatics worked as teachers in mysticism like Hasan Basari (d 110 / 728) Malik b Dinar, Fazl Rakkashi Raba b'Anar Kaisi Saleh Murri and Abd-al-wahid b Zahid (d 177/ 703).

The Arab Colony of Kufa of Yamini origin was idealist and Traditionalist by temperament and had shias as teachers of mysticism, like Abu Isra'il Mula'id (d 140 / 757), Jabar b Hayyan etc. As these types of mystic spent their life in Baghdad, Baghdad became the centre of mystic movement after 250 / 864.

Shah Waliulahthrough the inspiration which he got, has mentioned four stages of this Tasawwuff The first period was that of the companions of the prophet (P.B.U.H.). These companions were perfect in shariat like in aqaid, ' Ibadat and Mu'amilaat, Zikr, Reading Quran and felt that Allah was always with them everywhere but they did not say that they had seen Allah or uttered blasphemous. words or they had talked profanitically or they never behaved lunatically. Writer of these pages say that it was due to the company of the prophet (P.B.U.H.) the prophet's (P.B.U.H.) bodily nearness drew them near to Allah and they were ever feeling closeness to Allah.

The second period was that of Hazrath Junaid. People of this period and people earlier to this period were much engaged in 'Ibadaat and renunciation.

The third period was that of Shaik Abu Sayeed b Abid Khair. In the life of Shaik Abul Hasan Haqqani a change took place. Common people followed shari'at and worthy people fixed intrinsic affairs (batini Ahwaal) their goal. And the distinctive people (Khawas) struggled for to be absorved (jazb)

The fourth period is that of the people earlier to Shaik Ibn 'Arabi and other later sufis. These sufis discussed about

SUFISM

Sahabzada Dr. **Mir Najamuddin Ali Khan** M.A. B.Ed. Ph.D.

Yakutpura, Hyd.

SUFISM, ITS ORIGIN AND SCOPE

ORIGIN

In the earliest period as mentioned in Reg Veda India had mysticism. The mystic people raised many doubts about the universe. They gave a thought over how the water had rested without earth. Where were these creatures before creation. In what form they were lying. How God has created them or the God Himself has come down to earth taking different forms or shapes just as a potter makes different articles of clay and it is the clay that is taking different foms or shapes, or a goldsmith makes different ornaments from gold. It is the gold that is taking different forms or shapes. What is the reality of the things of this universe. why these creatures perishes away. Where they go and what happens to them after death. What and why it is good or bad and evil etc. Reg Veda had also enticed the people to love their creaton. This vedanta philosphy is found in vedanta School.

Persian philosophers adopted it and tried to develop it more. Answer to these doubts had been given by sufis which shall be dealt with at a proper place.

STAGES AND DEVELOPMENT OF SUFISM:

In Muslim mysticism, cases of Uwais Qarni and suhaid had not been proved. Still among the companions of the prophet (B.P.U.H.) two could be named as Abu Dharr (Zar) and Hudhaifa (Huuzaifah). After them came two three more. at first these schools were isolated. Gradually people fell into two individual schools which had their Head quarters at Basra and Kufa.

The Arab colony at Basra, of Tamimi origin were realist and critical by nature, enamoured of logic in grammer,

Ceiling or roof is knowledge and action is its wall hence it is a roof of knowledge and action.

سقف علم ہے اور عمل اس کی دیوار
یہ علم و عمل کا مکاں ہے تصوف

Here it is included in all and at the other side it is joined by Allah. Tasawwuf is obedience without any doubt.

ادھر سب میں شامل ادھر حق سے واصل
رضائے خدا بے گماں ہے تصوف

Where love of Ahmed is available; Tasawwuf is a place where nothing is to be paid.

جہاں عشق احمد کا ملتا ہے سودا
یہی بے درم کی دکاں ہے تصوف

It burns the fire of love in every vein, Tasawwuf is a legend of heart and its pain.

لگاتا ہے رگ رگ میں الفت کی آتش
دل و درد کی داستاں ہے تصوف

It brightens the person after burning him, Tasawwuf is a depth of feeling the innate love.

جلا کر وہ انساں کو کرتا ہے روشن
محبت کا سوز نہاں ہے تصوف

Till the Day of Resurrection which remains shining, Tasawwuf is the same lustrous shedding light .

قیامت تلک جو رہے جگمگاتا
وہی پیکر ضو فشاں ہے تصوف

Islamic Sufism and light of Quanquahi System
Contents of English Portion